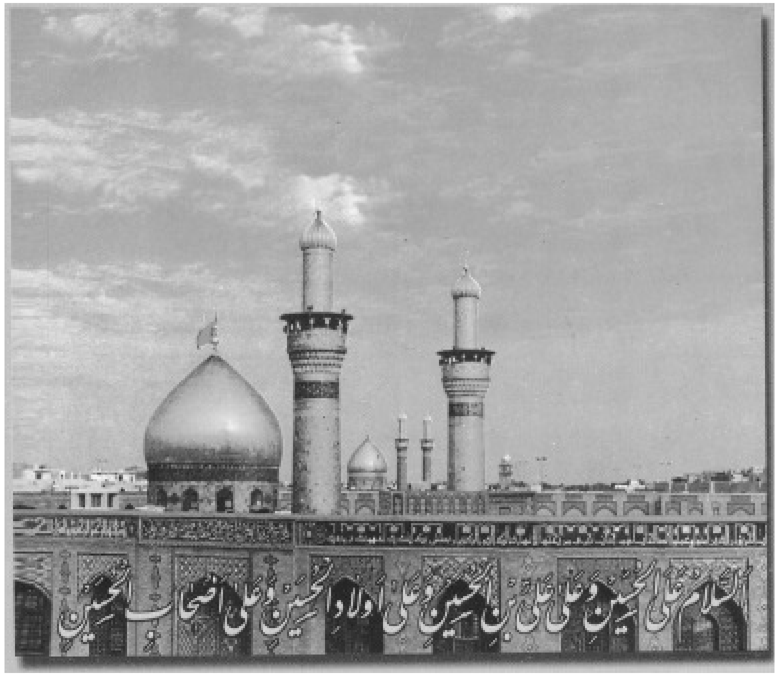

زیارت عاشورا
کی
تعلیمات

جواد محدثی

ناشر: عصمت پبلشرز

E Mail: esmat pub@yahoo.com

ملنے کا پتہ:

ادارہ احیاء تراث اسلامی۔ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی۔ پاکستان

Tel: 6364924

Presented by www.ziaraat.com

زیارت عاشورا
کی
تعلیمات

جواد محدّثی

by www.ziaraat.com

زیارت عاشورا
کی
تعلیمات

جواد محدّثی

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

زیارت عاشورا کی تعلیمات

مؤلف :.................. جواد محدثی

مترجم :.................. جعفر علی نجم

ناشر :.................. عصمت پبلشرز

طبع :.................. اول، ۱۴۲۱ھ

تعداد :.................. ۳۰۰۰

قیمت :.................. ۴۵ روپے

ISBN: 964 - 6963 - 15 - 3

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سخن ناشر

شیعوں کی خالص اور بے نیاز ثقافت کہ جو اہل بیت عصمت وطہارتؑ کی میراث ہے، معصومینؑ کی روایات، ادعیہ، زیارت ناموں اور دیگر باقی ماندہ آثار میں متجلی ہے۔ ان اعلیٰ تعلیمات سے آشنائی، ایمان میں اضافہ کرتی ہے اور اس دین کے پیرو کاروں اور اس مکتب پر اعتقاد رکھنے والوں کی شخصیت کو بڑھاتی ہے اور " حیات طیبہ " اور معنوی ماحول میں زندگی گزارنے کیلئے رہنمائی بھی کرتی ہے۔

" زیارت عاشوراء " ان پر ثمر اور سبق آموز متون میں سے ہے کہ جس کے پڑھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے اور روایات میں اس زیارت کے مستقل پڑھنے کے بارے میں کافی ثواب اور خواص وکرامات نقل ہوئے ہیں۔

شیعوں کے ائمہؑ یا اس پاک خاندان کے فرزندوں میں سے ہر ایک کی زیارت، زائر کی روح اور اس کے عمل پر تربیتی اور روحانی آثار مترتب کرتی ہے۔

عصمت پبلشرز کو اس بات پر فخر ہے کہ اسلامی ثقافت کی نشر واشاعت کے کام کے آغاز میں، زیارت عاشورا کے متعلق ایک نہایت ہی مفید کتاب کو نشر کررہا ہے تاکہ علوم اور معارف اہل بیتؑ کی نشر واشاعت کے ساتھ ساتھ، اہل بیتؑ کی برجستہ اور عظیم ہستیوں کو، جوان نسل اور اہل مطالعہ کیلئے آشنا کرنے کا مقدمہ فراہم کرے اور یہ

Presented by www.ziaraat.com

آل اللہ (اہل بیتؑ) کے عظیم حق اور رسالت مودت ذی القربیٰ کیلئے انجام دیا جانے والا نہایت ہی حقیر سا کام ہے۔

یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اہل بیتؑ اور اس خاندان کے معارف کی ثقافت سے آشنائی کیلئے، منجملہ نہایت ہی مفید آثار میں سے ہے کہ جو مصنف معاصر حجت الاسلام جناب جواد محدثی صاحب نے اپنے خوبصورت قلم کے ساتھ نئے اسلوب اور دلچسپ انداز میں لکھی ہے۔

امید ہے کہ عام قارئین محترم اور خاص کر نوجوان نسل کیلئے یہ کتاب مفید اور رہنما ثابت ہو۔ آمین یارب العالمین۔

عصمت پبلشرز

ایران۔ قم۔ ۱۳/ذی الحجہ/۱۴۲۰

مقدمہ

قال الصادقؑ:

مَن زارَ الحسینَ عليه السلام یومَ عاشورا کانَ کَمَن تَشَحَّطَ بِدَمِهِ بینَ یَدَیه (۱)۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: جس نے عاشورا کے روز امام حسینؑ کی زیارت کی وہ اس شخص کی طرح ہے کہ جس نے امام حسینؑ کے ساتھ، خود کو اپنے خون میں آلودہ کیا ہو۔

زیارت کا سبق آموز پہلو اور سیاسی فلسفہ

"زیارت عاشورا" کی تعلیمات کے بارے میں، آگے چل کر بات کریں گے، لیکن یہاں پر اس مقدمے کا بیان ضروری ہے:

شیعوں کی ثقافت میں، کہ جو مکمل طور پر الہام، تحریک اور جذبہ کی ثقافت ہے جو تعلیم اور سمت دینے اور ایک خاص موقف اختیار کرنے کی ثقافت ہے" زیارت" کا ایک خاص مقام ہے۔ زیارت عملی طور پر ایک قسم کا تولّی و تبرّی ہے۔

زیارت گویا اپنے موقف کا اعلان کرنا اور فکری راستے اور سماجی و سیاسی نظریات کا بیان کرنا ہے۔ زیارت، شہادتوں کا احترام ہے، اعلیٰ اقدار کا اکرام ہے اور رہبر کا شکریہ ادا کرنا ہے۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۹۸ ص ۱۰۵۔

Presented by www.ziaraat.com

امامؑ وشہداء کی زیارت کے لیے جانا اور ان کے مزار پر زیارت نامہ پڑھنا ان کے مقصد کا احیاء کرنا اور ان کی سرخ راہ کے ساتھ اپنے پیمان کی تجدید کرنا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ زیارتوں کے بارے میں اس قدر ثواب اور اتنا اجر نقل ہوا ہے اور شیعوں کے ائمہؑ اور ان کے سچے پیروکاروں کا زیارت کو اتنی اہمیت دینا بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھا۔

امام صادقؑ امام حسینؑ کی زیارت کے ثواب کو، پیغمبرؐ اور امام عادل کے ساتھ جہاد میں شریک ہونے کے ثواب کے برابر بیان کرتے ہیں (۱) ایک اور مقام پر امام صادقؑ زیارت کا ثواب، شہدائے بدر کے اجر کی مانند قرار دیتے ہیں (۲)۔

ایک مفصل روایت میں، ایک شخص امام صادقؑ سے، زیارت امام حسینؑ کے متعلق کچھ سوالات کے ضمن میں پوچھتا ہے:

۔ اگر کوئی شخص حضرت امام حسینؑ کی زیارت کرتے ہوئے، بادشاہ کے ظلم وستم سے دچار ہوجائے اور وہاں پر اسے مار دیا جائے تو اس شخص کا اجر کیا ہے؟

امام صادقؑ: اسکے خون کے پہلے قطرے سے، اسکے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے۔

۔ جو شخص زیارت کی راہ میں زندان میں ڈال دیا جائے تو اس کا اجر کیا ہے؟

امام صادقؑ: حبس ہونے والے دنوں میں، ہر دن کی پریشانی کے بدلے میں، قیامت کے روز، اسے ایک خوشی نصیب ہوگی۔

۔ جو شخص امام حسینؑ کی زیارت کی راہ میں، حبس ہونے کے بعد مار بھی کھائے، اس کا اجر کیا ہے؟

امام صادقؑ: اس کے جسم پر حاصل ہونے والے ہر درد کے بدلے اس کو ایک نیکی ملے گی (۳)۔

۱/۔ ثواب الاعمال، ص ۸۱۔ ۲/۔ کامل الزیارات، ص ۱۸۳۔ ۳/۔ کامل الزیارات، ص ۱۲۴۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ واقعاً، امام حسینؑ کی کربلا میں زیارت کے لیے، کیوں اس قدر خوف وخطرہ ہونا چاہیے؟

اور کیوں اقتدار پرست اور عیاش ظالم وحاکم لوگ، شہیدان کربلا کی خاک پر شیعوں کے جمع ہونے سے اس قدر ہراساں ہیں؟! یہ سب کچھ فقط اور فقط زیارت امام حسینؑ، خون شہید، تربت شہید، شہید کے نام، اس کی یاد اور اس کے تاثرات کے الہام بخش ہونے، نیز شہید کے لیے ذکر مصیبت کرنے اور شہید کی یاد میں مجلس برپا کرنے کی وجہ ہے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ شیعہ، سالار شہیدان حضرت امام حسینؑ کے مرقد اور روضے کو خالی چھوڑ دیں؟! شیعہ اپنے خون، آنسو، اپنے گریہ وزیارت اور اپنے حماسہ وجہاد کے ذریعہ مکتب کربلا، عاشورا کی کلاس اور حسینی تعلیمات کا تحفظ کریں گے۔ یہ کام آج اور کل، اس سال، اس صدی اور اس زمانے تک محدود نہیں ہے۔ جب سے شروع ہوا ہے ایسا ہی تھا اور جب تک ہے اسی طرح رہے گا۔

مرحوم شیخ عباس قمیؒ لکھتے ہیں: "ہارون الرشید کے زمانے میں، امام حسینؑ کی زیارت کا اس قدر رواج تھا اور شیعہ وسنی، عورتیں اور مرد، دور اور نزدیک سے اس طرح امام حسینؑ کی قبر پر جاتے تھے کہ حرم حسینیؑ لوگوں سے کھچا کھچ بھرا رہتا تھا اور وہاں پر عجیب قسم کی بھیڑ رہتی۔ چنانچہ یہی مسئلہ ہارون الرشید پر خوف طاری ہونے کا سبب بنا۔ اس کا خوف اس بات پر تھا کہ عوام مبادا اس اجتماع، بھیڑ اور زیارت کی وجہ سے، امیر المؤمنینؑ کی اولاد کی طرف مائل ہوجائیں اور ان سے اظہار محبت کرکے ان کے اردگرد جمع ہوجائیں اور اس سے حکومت وخلافت عباسیوں سے علویوں کو منتقل ہوجائے۔ اسی لیے اس نے کوفہ کے والی موسیٰ بن عیسیٰ کو ایک حکم بھیجا۔ والی کوفہ نے ہارون کے خط کے مطابق، امام حسینؑ کی قبر کو خراب کردیا اور اس کے اردگرد عمارتیں تعمیر کرکے آس پاس کی زمینوں

Presented by www.ziaraat.com

کو کاشت کے قابل بنایا اور ان میں زراعت شروع کردی[1]"

لیکن لوگوں کی عقیدت ہرگز ختم نہ ہوئی اور ہارون الرشید کے بعد آنے والے خلفاء نے کچھ بھی نہ کہا، یہاں تک کہ متوکل کا دور آیا، اسے خبر ملی کہ عجیب بات ہے کہ تم ابھی بیٹھے ہو؟! لوگ کوفہ سے حسین بن علیؑ کی قبر پر آتے ہیں اور وہاں اجتماع کرتے ہیں... متوکل نے ایک لشکر بھیج کر اس مقام کو خراب کردیا، لیکن لوگ زیارت کے موسم میں پھر بھی جمع ہوجاتے اور یہاں تک کہ قتل ہونے سے بھی خائف نہ تھے، وہ کہتے تھے: اگر ہم سب قتل بھی کردیے جائیں تو پھر بھی ہمارے بازماندگان اور ہماری آئندہ نسلیں زیارت کے لیے آئیں گی...[2]"

تاریخ میں اس قسم کے بہت سے واقعات ملتے ہیں کہ جن کے بیان کرنے کا یہ مقام نہیں ہے۔

اس تحریر کا اصلی مقصد، اس "زیارت نامہ" کی وضاحت کرنا ہے، لیکن وہ چیز جس سے غافل نہیں ہونا چاہیے، وہ عاشورا و کربلا کے الہام بخش ہونے والا پہلو ہے۔

یہی بات، عصر عاشور کو حضرت زینب کبریٰؑ نے اپنے بھتیجے حضرت امام سجادؑ کو فرمائی کہ: اسی سرزمین کربلا پر آپ کے باپ حضرت سید الشہداء کی قبر پر ایک علامت اور نشانی نصب کردیں گے کہ جس کا اثر، کبھی بھی پرانا اور فرسودہ نہ ہوگا اور نہ ہی شب وروز گزرنے سے وہ محو ہوگا۔ لوگ ہر سو سے اس کی زیارت کے لیے آئیں گے۔ کفر کے سربراہ، ظالم حاکم اور گمراہی کی پیروی کرنے والے ہرچند اس کے محو کرنے، اس کو ختم کرنے اور اس کو خاموش کرنے کی کوشش کرینگے، لیکن آپؑ کے آثار آشکارتر اور آپ کا عمل بلند مرتبہ ہوتا چلا جائے گا[3]۔

۱/۔ تتمۃ المنتھیٰ، ص ۲۴۰ و ۲۴۱۔ ۲/۔ سابقہ حوالہ۔ ۳/۔ سابقہ حوالہ۔

جب حقیقت حال یہ ہو تو جو زیارت پڑھی جاتی ہے وہ بھی خط، محتوی اور اہمیت کے اعتبار سے نہایت ہی حساسیت کی حامل ہے، یہی وجہ تھی کہ شیعوں کے ائمہؑ نے، اپنے شاگردوں، اصحاب اور پیروکاروں کیلئے زیارت نامے بیان کرکے اور انکی تعلیم دے کر، اس مقدس اور موقف والے انقلابی عمل کو ایک سمت دی اور اسے مستغنی بنا دیا۔

ہمارے زیارت نامے، شیعوں کی ثقافت، ائمہؑ کی تعلیمات، اخلاقیات، اعلیٰ اقدار اور صحیح تاریخ کا مجموعہ ہیں اور یہ دعا کرنے اور راز و نیاز کرنے کا صحیح طریقہ بیان کرتے ہیں۔ یہ زیارت نامے، ظالموں کے چہروں سے نقاب اٹھاتے ہیں اور یہی ہمیں نبوت وامامت کے امور اور دسیوں دیگر اہم مسائل سے آشنا کرتے ہیں۔

"زیارت عاشورا" کہ جو دعا وزیارت کی کتب میں نقل ہوئی ہے، امام محمد باقرؑ نے تعلیم فرمائی ہے اور یہ انہوں نے "علقمہ بن محمد حضرمی" کو ان لوگوں کے لیے سکھائی ہے جو حضرت سید الشہداءؑ کی دور سے زیارت کرنا چاہتے ہوں۔

اس زیارت کا بہت زیادہ ثواب ہے اور یہ منجملہ ان زیارتوں میں سے ہے کہ صالحین، علماء اور شیعہ اس کے روزانہ اور ہمیشہ پڑھنے کا خیال رکھتے ہیں۔

اس تحریر میں ہمارا مقصد، اس زیارت نامے کا ترجمہ کرنا نہیں، بلکہ چند ایسے اہم اور حساس نکات کے بارے میں تاکید کرنا ہے کہ جنکا اس مقدس ومبارک زیارت نامے میں ذکر ہوا ہے۔

امید ہے کہ زیارت ناموں کو پڑھتے وقت، لفظ سے زیادہ معنی کی طرف توجہ دیں، ثواب سے زیادہ، زیارت کے تربیتی اور مثبت اثر کی طرف دھیان دیں اور جس امام کی زیارت کررہے ہیں اس کی حیات، تعلیمات اور اس کے کلمات سے، اپنی فردی وسماجی زندگی میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

قم۔ ایران/ جواد محدثی

Presented by www.ziaraat.com

نبوت کا نورانی شجرہ

السّلامُ عَلَيكَ يَاأَبا عَبدِالله
السّلامُ عَلَيكَ يَابنَ رَسُولِ الله
السّلامُ عَلَيكَ يَابنَ أَمِيرِالمُؤمِنِينَ وَابنَ سَيِّدِالوَصِيِّين
السّلامُ عَلَيكَ يَابنَ فاطِمَةَ سَيِّدَةِنِسَآءِالعالَمِين

اگرچہ اس زیارت کا نام "زیارت عاشوراء" ہے، لیکن یہ کسی زمان ومکان کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ آپ ضرور کربلا میں اور حرم حسینؑ میں ہوں اور عاشورا کے روز، حضرت سید الشہداءؑ کے ساتھ کلام کریں اور زیارت پڑھیں، بلکہ آپ جس وقت بھی اور جہاں کہیں بھی ہوں، اس دعا کی فضیلت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بہت سے علماء، صلحاء، اہل دعا وحمد اور اہل عرفان ایسے تھے اور اب بھی ہیں جو بلا ناغہ روزانہ یہ زیارت پڑھتے تھے اور اب بھی پڑھتے ہیں اور ہر روز اپنے مولاؑ کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں، عہد وپیمان باندھتے ہیں اور اپنی ولایت وعقیدت کو زباں پر جاری کرتے ہیں۔

زیارت کے آغاز میں حضرت سید الشہداء ابا عبداللہ الحسینؑ پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔ آپؑ پر تحیت وسلام ہدیہ کرتے ہیں اور آپؑ کے ساتھ عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے ہیں۔

امام حسینؑ پر درود وسلام بھیجنا، حقیقت میں حق وعدالت اور آزادی پر درود بھیجنا ہے۔

جہاد، خون اور شہادت پر سلام بھیجنا ہے۔

حضرت امام حسینؑ میں مجسم ہونے والی فضیلتوں کو زندہ کرنا ہے۔

دینی شعائر کی تعظیم کرنا اور مقام امامت کا اکرام واحترام کرنا ہے۔

اس زیارت نامہ یا باقی زیارت کی عبارتوں میں جو چیز نظر آتی ہے وہ امامؑ کو پیغمبرؐ علیؑ، فاطمہؑ وخدیجہؑ ... کے بیٹے ہونے کی حیثیت سے سلام کرنا ہے اور در حقیقت ان بزرگوں کے فرزند کے طور پر سید الشہداءؑ کو یاد کرنا، ایک مقدس اور نورانی سلسلہ کو یاد کرنا اور ایک شجرہ طیبہ کا ذکر کرنا ہے۔

اہل بیتؑ کی "عصمت" "عظمت" اور "طہارت" کو یاد کرنا ہے۔

حسینؑ جیسے بھی ہو اور جو بھی ہو، بالآخر "رسول اللہؐ" کی ذریت میں سے ہے اور خدا کے اس عظیم پیغمبرؐ کا بیٹا ہے، علی ابن ابی طالبؑ اور زہراءؑ کا بیٹا ہے۔

وحی وقرآن کے خاندان سے، حسینؑ کا ربط دینا، پیغمبرؐ کی قربانیوں اور زحمات، علیؑ کی کوششوں اور جہاد، نیز فاطمہؑ کی عفتوں اور علم وخلوص کو یاد کرنا ہے۔ زیارت پڑھ کر ہر وہ چیز جو ہم رسول خداؐ، امیر المؤمنینؑ اور صدیقہ کبریٰؑ کے بارے میں سن چکے ہیں اور جانتے ہیں، یاد آجاتی ہے اور اس بات کی یاد آوری کی جاتی ہے کہ حسینؑ اس نبوت کے نورانی شجرہ سے ہے اور اس خاندان کے خون کا حصہ اور اس کی اصل سے ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

خدا کا خون

اس زیارت اور بعض دیگر زیارتوں میں، حسین بن علیؑ کو "ثار اللہ" کے نام سے پکارا گیا ہے۔ ثار اللہ یعنی خدا کا خون۔ حسینؑ بھی خدا کا خون ہے اور علیؑ بھی خدا کا خون ہے۔ "ثار اللہ" وابن ثارہ" یعنی اللہ کا خون اور اللہ کے خون کا بیٹا۔

کربلا میں حضرت سید الشہداءؑ کا خون بہانا، حرمت الٰہی کے حریم پر تجاوز کرنا اور خدا کی دشمنی کو مول لینا ہے۔

شیعہ، قبیلہ "آل اللہ" میں سے اور ائمہؑ کے طرفدار ہیں نیز اہل بیتؑ کا انتقام لینے والوں میں سے ہیں۔ اہل بیتؑ "آل اللہ" ہیں۔

ان اماموںؑ کی شہادت، حقیقت میں خدائی خون کا بہنا ہے۔

وہ خون جو خدا کے دین کی راہ میں امامؑ کی رگوں میں جاری تھا اور الٰہی دین کی حفاظت اور قرآن کی پاسداری کیلئے، کربلا کے وسیع دشت میں بہایا گیا، دوسرے خونوں سے فرق رکھتا ہے۔

جب یہ خون بہایا گیا تو عالم کے خدا پرست اور دنیا کے حق جو، جہاں بھی تھے، مظلوم ہوگئے اور صاحب عزا اور خون کے وارث بن گئے۔ وہ خون جو کربلا میں بہایا گیا اور اسی طرح وہ خون جو محراب کوفہ میں علیؑ کے سر سے جاری ہوا، ابھی تک اس کا انتقام باقی ہے۔ ان مطہر خونوں کا انتقام کہ جو خون خدا ہیں اور خدا کی راہ میں بہائے گئے ہیں،

ابھی تک نہیں لیا گیا۔

اے عدالت کے متلاشیو!... اے حق پرستو!...

اے آزاد انسانو! اور اے شرافت کو دوست رکھنے والو!...

باطل ستم کاروں اور بے حیا مطلق العنان لوگوں کے ذریعہ، عدالت، حق، آزادی اور شرافت کا خون بہایا گیا ہے۔ پس کہاں ہے وہ آپ کی انسانی غیرت وحمیّت؟!!

اے قبیلہ اسلام! اے امت قرآن! اے علیؑ وحسینؑ کے شیعو! اے شہادت کے شاگردو!

اے مکتب کربلا کا علم سیکھنے والو!... اے تمام کے تمام انسانو!

حسینؑ خون خدا ہے اور خون خدا (علیؑ) کا بیٹا ہے۔

یہ خون، اسی طرح بہہ رہا ہے اور بہہ رہا ہے۔

حسینؑ کی "ھل من ناصر" کی فریاد، اب بھی کانوں تک پہنچ رہی ہے۔ دین خدا کی مدد کیلئے، نصرت ومدد مانگنے میں، حسینؑ کا استغاثہ اب بھی بلند ہے۔ حسینؑ کا خون، اب بھی خشک نہیں ہوا اور جاری ہے، کیونکہ ظلم اسی طرح قائم ہے اور ظالموں سے، انتقام نہیں لیا گیا۔

حسینؑ "وِترُ المَوتُورَ" ہے: انتقام نہ لیے جانے والا خون ہے۔

خون خدا پر سلام بھیجنا، خاموش تاریخ کی دنیا میں فریاد بلند کرنا ہے تاکہ ایک فریاد برپا ہو اور کسی مظلوم کی مدد ہو اور کسی خون کا قصاص لیا جائے۔

ہرچہ حلقوم خشمناک، بہ خاک — ہرکہ ماندہ است، ماندہ بی فریاد
ہرچہ خون ریخت از گلوی شہید — ماندہ بی انتقام و رفتہ زیاد

(ترجمہ: ہر بلند ہونے والی فریاد کو خاک میں ملا دیا جاتا ہے۔ اور ہر باقی رہ جانے والا

Presented by www.ziaraat.com

بے فریاد ہوجاتا ہے۔ شہید کے گلے سے جتنا بھی خون بہا ہے بے انتقام رہ گیا ہے اور بھول چکا ہے۔)

حسینؑ "ثار اللہ" ہے اور خدا کا خون ایک لمحہ بھی بہنے سے رکے گا نہیں، کیا ایسا نہیں کہ:

ظلم بر محو عدالت سخت می کوشد ہنوز	ظالم از خون دل مظلوم، می نوشد ہنوز
تا عدالت را کند جاوید در عالم حسینؑ	خون پا کش بر بساط ظلم می جوشد ہنوز

(ترجمہ: اب بھی ظلم، عدالت کو مٹانے کی سخت کوشش کررہا ہے۔ اب بھی ظالم، مظلوم کا خون پی رہا ہے۔ حضرت امام حسینؑ کے دنیا میں مکمل عدالت قائم کرنے تک، ان کا پاک خون ظلم کے ٹھکانوں پر اب بھی جاری ہے۔)

ہم اب بھی اس راہ کے وارث اور اس پر چلنے والے ہیں۔ جیسا کہ ہم اس کے دعویدار بھی ہیں۔ ہمیں ان کی پیروی کرنی چاہیئے اور ذلت قبول نہ کر کے، ہمیں اپنی انسانی شرافت وکرامت کو کسی صورت میں بھی۔ جیسے بھی ہو اور جتنی بھی ہو۔ اپنے ہاتھ سے نہیں کھونی چاہیئے۔

ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ خدا کے قبیلہ سے ہوں اور تاریخ کی انتہا تک "خون خدا" کے خونخواہ اور "ثار اللہ" کے انتقام لینے والوں میں سے باقی رہیں۔

سلام ہو حسینؑ پر جو خون خدا ہے اور سلام ہو ان پاک ہستیوں پر، جنہوں نے اس امامؑ کے قدموں میں اپنے آپ کو قربان کیا اور اس امامؑ کے ساتھ جام شہادت نوش کیا۔ ہر شب وروز ہمارا اور خدا کا سلام ہو... اس وقت تک، جب تک کہ شب وروز باقی ہے۔

عظیم سوگ اور مصیبت عظمیٰ

لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّت وَعَظُمَتِ المُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنا وَعَلىٰ جَمِيعِ أهلِ الإسلامِ وَجَلَّت وَعَظُمَت مُصِيبَتُكَ فِي السَّمٰوَاتِ عَلىٰ جَمِيعِ أهلِ السَّمٰوَات...

اے حسینؑ! تیری مصیبت ہمارے لیے اور تمام اہل اسلام کیلئے اور آسمانوں میں اور آسمان کے تمام رہنے والوں کیلئے بہت ہی بزرگ و عظیم ہے۔

گویا طلوع می کند از مغرب، آفتاب
کاشوب، در تمامی ذرات عالم است
گر خوانمش قیامت کبریٰ، بعید نیست
این رستخیز عام، کہ نامش "محرم" است
در بارگاہ قدس، کہ جای ملال نیست
سرھای قدسیان ھمہ بر زانوی غم است
جن وملک، بر آدمیان، نوحہ می کنند
گویا عزای اشرف اولاد آدم است

محتشم کاشانی

(ترجمہ: یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا سورج مغرب سے طلوع کررہا ہے۔ کیونکہ دنیا کے

Presented by www.ziaraat.com

کونے کونے میں آشوب برپا ہے۔ اگر اس پر قیامت کبریٰ کا نام رکھا جائے تو کوئی بڑی بات نہیں۔ یہ وہی ہنگامہ عام ہے کہ جس کا نام "محرم" ہے۔ خداوند کی ذات کے پاس جانے میں کوئی غم نہیں، لیکن تمام ملائک، اس غم سے نڈھال ہیں۔ جن وملک، انسانوں پر نوحہ کناں ہیں۔ گویا اولاد آدم میں سے اشرف اور بہترین شخص کی عزا ہے۔)

خون حسینؑ کو رگوں میں دوڑنا چاہیے تھا اور آپؑ کو زندہ رہ کر معاشرے کو الہام وآگاہی دینی چاہیے تھی، لیکن یہ خون صحراء "طف" کے تپتے ہوئے ریگستان میں بہہ گیا۔

فرزند علیؑ کے اس پاک گلے کو ایمان کی فریاد بلند کرنی چاہیے تھی اور قرآن سکھانا چاہیے تھا، لیکن یہ گلہ، نفاق کے خنجر سے کاٹ دیا گیا، آپؑ کے سر مطہر کو بدن سے جدا کیا گیا اور آپ کے سر نے نیزے پر قرآن پڑھنا شروع کردیا۔

حضرت سید الشہداءؑ کے لبہائے مبارک سے حکمت کے در اور معرفت کے موتی بیان ہونے چاہیے تھے، لیکن یہ یزید کی مستانہ ضربوں کی آماج بنے رہے۔

کیا یہ سوگ، عظیم نہیں؟ کیا یہ مصیبت، عظمیٰ نہیں؟ کیا یہ درد، جانسوز اور جگرسوز نہیں؟

اے بار الہا! ہمیں اس عظیم سوگ میں عزادار قرار دینا، اے رسول پاک! اس "مصیبت عظمیٰ" میں اپنی امت کو شریک سمجھنا۔

یارسول اللہؐ ...

بعد از تو اولاد علی آوارہ گشتند   بر خون سجود آوردہ و در خون نشستند

در کوفہ محراب علی گردید گلگون   صحرای سرخ کربلا، رنگین شد از خون

لبہای قرآن خوان و حقگوی "حسین" است

آماج ضربتہای چوب خیزران گشت

بعد از تو اشک دیدہ مان ہرگز نخشکید   بعد از تو خاطرہ ھایمان ہرگز نیاسود

(ترجمہ: آپؐ کی وفات کے بعد علیؑ کی اولاد کو آوارہ کردیا گیا۔ خون پر سجدہ کروا کے خون میں ڈبو دیا گیا۔ کوفہ میں محراب علیؑ گلابی رنگ ہوئی، کربلا کا سرخ صحرا، خون سے رنگین ہوا۔ آپؐ کے حسینؑ کے قرآن پڑھنے والے اور حق بیان کرنے والے لبہائے مبارک، خیزران کی چھڑی کی ضربوں کی آماج بن گئے۔ اے پیغمبرؐ آپ کے بعد ہرگز ہماری آنکھوں کے آنسو خشک نہیں ہوئے، آپؐ کے بعد کبھی ہمیں سکون نصیب نہیں ہوا۔)

کیا یہ ہمارے لیے بڑی مصیبت اور عظیم سانحہ نہیں کہ عاشورا کے واقعہ میں "امت" کو "امام" سے محروم کردیا گیا؟

کیا یہ "اہل اسلام" کے لیے ایک عظیم دھچکا نہیں کہ "مسلمانوں کے امام" کو شہید کر کے اس کے جسم اطہر پر گھوڑے دوڑائے جائیں اور ایسے سینہ مطہر کو جو علوم الٰہی کا مخزن اور معرفت وحکمت کا معدن ہو، ستم کرنے والے سواروں کی ٹاپوں تلے روندا جائے؟

کیا یہ مسلمانوں کے لیے ناقابل تلافی نقصان نہ تھا کہ ائمہؑ کو اپنے زمانہ میں گوشہ نشینی پر مجبور کیا، یہاں تک کہ بات کرنے اور موعظہ ونصیحت کرنے کا حق بھی ان سے چھین لیا گیا؟

کیا اہل زمین وآسمان، اہل خاک وافلاک اور جن وانس کے لیے یہ خسارہ نہ تھا کہ یزیدیوں کے ظلم کی وجہ سے، حسینؑ امامت کا چراغ بجھ گیا اور یہ جگر گوشہ زہراءؑ وعلیؑ اور یہ رسول اللہؐ کا نواسہ، تپتے ہوئے صحراء میں، دشمن کی فوج کے گھیرے میں، بہتر شہید پیش کر کے جام شہادت نوش فرما گیا اور اس کے خشک ہونٹوں پر جاری ہونے والی اس کی "ھل من ناصر" کی فریاد، اس کی پیاس کی وجہ سے خاموش ہو گئی؟

Presented by www.ziaraat.com

کیا یہ مصائب، آسمانوں میں عظیم نہیں کہ "آل اللہ" کا قتل عام کر کے "حرم اللہ" [۱] کو دشمن نے اسیر بنا لیا اور "اعداء اللہ" نے "اولیاء اللہ" پر حملہ کیا اور "اہل بیت رسول اللہؐ" کو قیدی بنا کر شہر بہ شہر، دشت بہ دشت اور صحراء بہ صحراء گھمایا گیا ؟!..

جی، اے حسینؑ عزیز!

تجھ پر خدا، فرشتوں اور رسولوں کا درود ہو۔ آپ اپنی شہادت کے ساتھ، مظلوم واقع ہوئے اور شہید حق اور شہیدوں کے سالار بن گئے۔ آپ پر حق کا سلام ہو کہ اس طرح مظلومانہ شہید ہوئے کہ "مظلومیت" میں ضرب المثل بن گئے،

جیسا کہ شہادت سے قبل، پیغمبرؐ آپ کے لیے روئے،

جیسا کہ زین العابدینؑ نے آپ پر گریہ کیا،

جس طرح آسمان کے فرشتوں نے آنسو بہائے،

جیسے شیعوں کے ائمہؑ آپ کے سوگ میں غمگین تھے،

امام رضاؑ نے "ریان بن شبیب" سے فرمایا:

"اے شبیب کے بیٹے! اگر تم چاہتے ہو کہ بہشت کے اعلیٰ درجات میں ہمارے ساتھ ہو تو ہمارے غمگین ہونے سے، تم بھی غمگین ہوجاؤ اور ہماری خوشی کے ساتھ، تم بھی مسرور ہوجاؤ۔ تمہیں ہماری ولایت اور وابستگی کا خیال رکھنا چاہیے جو شخص جس پتھر کو دوست رکھے گا، قیامت کے روز خدا، اس کو اس کے ساتھ محشور فرمائے گا [۲]"۔

یہ ہے ائمہؑ کے ساتھ ولایت کی شرط۔ یہاں تک کہ خوشی اور غمی میں بھی ان کا ساتھ دینا پڑتا ہے۔

۱/۔ اہل بیتؑ کے خاندان کی مستورات۔

۲/۔ امالی صدوق، ص ۱۲۹۔

عاشورا کے روز جو کچھ پیش آیا، اس سے بڑا رنج و غم اور کیا ہوسکتا ہے؟ ایک راوی کہتا ہے: میں نے امام صادقؑ سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ روز عاشورا مصیبت و غم اور رنج و گریہ کا دن ہے، لیکن وفات پیغمبرؐ و رحلت فاطمہؑ کا روز نہیں اور نہ ہی علیؑ کی شہادت اور امام حسن مجتبیٰؑ کا دن ؟!!

امامؑ نے فرمایا: "امام حسینؑ کے دن کی مصیبت، باقی دنوں کی مصیبت سے بہت عظیم ہے [۱]"

اور یہ بھی امام صادقؑ کا فرمان ہے کہ:

"مصیبتوں اور حادثات پر گریہ وزاری اور کہرام بپا کرنا، انسان کے لیے مکروہ اور ناپسندیدہ ہے، لیکن "حسین بن علی" پر گریہ اس طرح نہیں، بلکہ یہاں گریہ کرنے کا اجر بھی ملتا ہے [۲]۔

اس عظیم مصیبت پر ہر صورت میں رونا چاہیے، اس پر آنسو ہی نہیں، بلکہ خون بہایا جائے تو بھی کم ہے۔

جا دارد از اندوہ، در سوگ حسینی   گر جای اشک، از دیدگانت، خون چکانی

(ترجمہ: حسینی سوگ میں اگر آنکھوں سے آنسوؤں کے بجائے خون بھی بہاؤ تو بھی کم ہے۔)

امام باقرؑ نے ایک مفصل روایت میں، امام حسینؑ کی شہادت کے غم میں حق ایک دوسرے کو تعزیت کہنے کا طریقہ کار بھی بیان کیا ہے اور فرمایا ہے کہ:

أعظَمَ اللهُ أُجورَنا بِمُصابِنا بالحُسَينِ عليه السلام وَجَعَلَنا وَإيّاكُم مَن الطّالِبينَ بِثارِهِ مَعَ وَلِيِّهِ الإمامِ المَهدِي مَن آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام

۱/۔ ۲/۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۵ ص ۳۹۳ و ۳۹۶۔

Presented by www.ziaraat.com

خداوند، امام حسینؑ کے بارے میں ہماری مصیبت کے اجر میں اضافہ فرمائے اور ہمیں اور آپ کو اس کے انتقام لینے والوں میں سے قرار دے، اپنے ولی "مہدی آل محمدؐ" کے ساتھ[1]"۔

امام حسینؑ پر گریہ کرنا اور سالار شہیدانؑ وائمہ طاہرینؑ کی یاد میں مجالس عزا برپا کرنا، انہی کے احکام کا احیاء کرنا ہے اور یہ ان کی زندگی اور ان کے جہاد وجاں نثاری سے سبق سیکھنا ہے۔ یہ ان کی شہادت سے درس لینا اور ان کی راہ کو جاری رکھنے کے لیے محرک پیدا کرنا ہے، نیز یہ ان کے دشمنوں سے مقابلہ کرنا اور ان کے فضائل کو پیش کرنا ہے اور یہ ان کے قاتلوں اور مخالفوں کو ذلیل ورسواء کرنا ہے۔

۱۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۰ ص ۲۹۹۔

ظلم اور ظالم سے نفرت اور اس پر لعنت کرنا

فَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً أَسَّسَت أَساسَ الظُّلمِ وَالجَورِ عَلَيكُم أَهلَ البَيتِ وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً دَفَعَتكُم عَن مَقامِكُم وَأزالَتكُم عَن مَراتِبِكُمُ الَّتي رَتَّبَكُمُ اللهُ فيها

"خدا لعنت کرے اس قوم پر جس نے آپ اہل بیتؑ پر ظلم وستم کی بنیاد رکھی ہے۔
خدا لعنت کرے اس قوم پر جس نے آپ کو اپنے مقام سے ہٹا دیا اور خدا کی طرف سے حاصل ہونے والے مرتبے سے آپ کو دور کر دیا"

بے شک، عاشورا پہلا وہ دن نہ تھا کہ جس روز اہل بیتؑ پر ستم ہوا اور شمر، عمر سعد وابن زیاد بھی پہلے ان ظالموں میں سے نہ تھے جنہوں نے رسول اللہؐ کے خاندان کے حق میں ظلم کیا۔

کربلا، ان ہمیشگی مظالم کے سلسلے کی ایک کڑی تھی کہ جو کئی برس قبل، شروع ہو چکی تھی، عاشورا کے روز امام حسینؑ کے قلب پر لگنے والا تیر، ظلم وستم کی تاریخ کی کمان سے نکلا تھا۔ حقیقت میں جن تیروں، نیزوں اور تلواروں نے کربلا میں امام حسینؑ کو نشانہ بنایا وہ ایسے تیر اور نیزے نہ تھے جو فقط عمر سعد کے ذریعے اور عاشوراء سن ۶۱ ھ کے روز کربلا میں امام حسینؑ کیطرف پھینکے گئے، بلکہ یہ وہ تیر تھے جو ہجرت کے گیارہویں سال، پیغمبر اسلامؐ کی وفات کے روز، "سقیفہ بنی ساعدہ" میں پیغمبرؐ کے قلب پر لگائے گئے۔ یہ تیر امام حسینؑ کی طرف نہیں پھینکے گئے! کیونکہ انحراف اور کجروی کا آغاز وہیں سے ہوا اور اس روز

Presented by www.ziaraat.com

رجعت کی بنیاد رکھی گئی اور اس کے بعد والے حادثات، پچیس سال خلافت کا اپنے اصلی راستے سے انحراف، حضرت علیؑ کی خانہ نشینی، حضرت امیر المؤمنینؑ کی شہادت، حضرت فاطمہ زہراءؑ کی مظلومیت وشہادت، حضرت امام مجتبیٰؑ کا مسموم اور قتل کیا جانا، حادثہ عاشورا، مدینہ کے لوگوں کا قتل عام اور واقعہ "حرہ"، کعبہ پر منجنیق چلانا، حضرت امام سجادؑ اور امام حسینؑ کے خاندان کا اسیر بنانا، ولید کی حکومت، حجاج کی فرمانروائی، بغداد کے زندان میں حضرت امام موسی کاظمؑ کی شہادت، خراسان میں حضرت امام رضاؑ کا مسموم ہونا، یہ تمام کے تمام واقعات، اسی پہلے انحراف کا ردعمل تھے۔ اگر وہ پہلا انحراف نہ ہوتا تو یہ واقعات بھی نہ ہوتے اور اگر وہ "ظلم کی بنیاد" نہ ہوتی تو یہ "ستم کی دیوار" بھی کھڑی نہ کی جاتی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں سرنگون ہونے والے بت، آپؐ کی وفات کے بعد، مختلف شکلوں میں زندہ کیے گئے اور نئے بت پرست مکارانہ اور رندانہ انداز میں آپؐ کے مقام پر بیٹھ گئے۔ کربلا میں "آل اللہ" کا قتل عام، اصل میں "بدر" و "حنین" میں واصل جہنم ہونے والوں کا انتقام تھا۔

اگر ساری چکیاں خون سے چلی ہیں،

اگر ساری ندیاں خون سے جاری ہوئی ہیں،

اگر "امویوں" نے "اہل بیتؑ کے اسیروں" پر بے رحمانہ ظلم وستم کے کوڑے برسائے ہیں، تو یہ کوڑا، اس خاندان پر ظلم وستم کی بنیاد رکھنے والوں نے ان کے ہاتھوں میں دیا ہے۔ طے یہ تھا کہ رسول خداؐ کے بعد امام علی ابن ابی طالبؑ، مخلوق خدا کی رہبری اور امت کی امامت کا عہدہ سنبھالیں گے اور امام علیؑ کے بعد امام حسنؑ لوگوں کے ہادی ورہبر بنیں گے اور اسکے بعد حسین بن علیؑ رہبری اور ہدایت کی ذمہ داری سنبھالیں گے، کیونکہ

آپؑ مشعل ہدایت اور نجات کی کشتی ہیں۔

"ان الحسین مصباح الھدیٰ وسفینۃ النجاۃ"

اور امام حسینؑ کے بعد ایک اور امام، ایک اور مشعل جلانے والا، ایک نیا ہادی اور رہبر، ایک اور امام برحق اور عدالت قائم کرنے والا "صالح بعد صالح" اور "صادق بعد صادق" آئے گا۔

لیکن ... ایسا نہیں ہونے دیا گیا۔ نور کو ختم کرنے والی اور ظلمت کو چاہنے والی چمگادڑوں نے، ہدایت کے چراغوں کو توڑ دیا اور راستے کی روشنیوں کو بجھا دیا۔ اگرچہ یہ نور کے چراغ خاموش ہونے والے نہیں۔ علیؑ کو خانہ نشین کردیا گیا، حسنؑ و حسینؑ کو سیاسی طور پر تنہا کردیا گیا، امام مجتبیٰؑ، مظلومی کی حالت میں زہر کے ساتھ شہید کیے گئے اور حضرت سید الشہداءؑ نے اسلام کی حفاظت کے لیے پر خلوص طور پر جان قربان کی۔

خلاصہ یہ کہ ائمہؑ کو اپنے "مقام" سے ہٹا دیا گیا اور ان کو ان کے "مرتبہ" سے دور کردیا اور غاصبانہ طور پر ان کی جگہ بیٹھ گئے اور بیہودہ طور پر بزرگوں کی جگہ پر قبضہ کیا گیا۔

رسول اللہؐ کے منبر پر لنگور چڑھنے لگے، قماربازوں، عیاشوں اور مست ومغرور بادہ خواروں نے "خلافت" کو اپنے ہاتھ میں لے کر فٹبال کی طرح اسے ایک دوسرے کی طرف پاس دینے لگے۔ "بنی امیہ" اور "بنی عباس" نے اسلام اور مسلمانوں کی تقدیر کے ساتھ کھیلا اور عالم اسلام کو ایسی بدبختی، ذلت اور تفرقہ میں ڈال دیا کہ جس کا آج بھی ہم مشاہدہ کررہے ہیں۔

پس ظلم وستم کی بنیاد رکھنے والوں پر ننگ ونفرت ہو،

ظلم کی ابتداء کرنے والوں پر لعنت ہو،

پاک لوگوں کو ظلم کے ساتھ قتل کرنے والے ناپاک لوگوں سے بیزاری ہو،

Presented by www.ziaraat.com

زمانے کی شائستہ ہستیوں کو قید کرنے اور شہید کرنے والے بے غیرت لوگوں پر لعنت ہو،

لعنت ہو ایسی قوم پر جس نے اپنے امام کو نہ پہچانا،

لعنت ہو ایسی قوم پر جس نے اپنے امام کو۔۔ کہ جو فرزند پیغمبرؐ تھا۔۔ قتل کیا،

لعنت ہو ایسے حاسد لوگوں پر کہ جن کی آنکھ "ائمہ اطہار" کو نہیں دیکھ سکتی تھی،

لعنت ہو خدا کی، ان باطل کی پیروی کرنے والوں پر کہ جنہوں نے حق کو جھوٹ اور مکر وفریب کے مقام پر قرار دیا،

خدا کی لعنت ہو، شیطان کے ایسے پرستاروں پر، جنہوں نے خدا کی بندگی کا راستہ بند کیا۔

یہ لعنت کرنا، احساس کمتری کی وجہ سے نہیں، بلکہ فرض شناسی کا آئینہ دار ہے۔ یہ لعنت کرنا، ذاتی دشمنی کی بنا پر نہیں، بلکہ صدق اور صادقین سے پیروی کی خاطر ہے۔ یہ دینی فریضہ ہے۔ یہ امامؑ اور مکتب حسینؑ کی تعلیم ہے۔ یہ حق کو باور کرنے، خدا کی طرف مائل ہونے اور فضیلت کو چاہنے کا الہام ہے۔

امام رضاؑ "ریان بن شبیب" سے مفصل ومعروف روایت میں، منجملہ یہ فرماتے ہیں:

"اے شبیب کے بیٹے! اگر تم چاہتے ہو کہ بہشت میں پیغمبرؐ اور اس کی آل کے ساتھ ہو تو حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت کرو[۱]"۔

شرور، ناپاک اور ستم گر لوگوں، کافروں، باطل کے پیروکاروں، طاغوت کے پرستاروں اور شیطان کی اتباع کرنے والوں پر لعنت کرنا اور نفرت ونفرین بھیجنا، ایک مذہبی نعرہ ہی نہیں، بلکہ الٰہی طریقہ اور سنت نبویؐ ہے۔

۱۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۰ ص ۳۹۳۔

کیا پیغمبر اسلامؐ نے کئی احادیث میں شراب خوار، بے نماز، فحشاء کے دلال، زناکار، سود خوار، بدعت گزار اور ظالم وقاتل وغیرہ پر لعنت نہیں کی ہے؟[۱]۔

کیا خداوند نے، قرآن کی آیات میں "ظالمین" "کاذبین" "کافرین" "منافقین" "شیاطین" "مؤمن کے قاتلوں" "اصحاب سبت" "بنی اسرائیل" "مفسدین فی الارض" "دین کی تحریف کرنے والوں" "طاغوت پر ایمان لانے والوں" "تہمت لگانے والوں" "پیغمبرؐ کو تکلیف دینے والوں" اور" دین کے حقائق اور آیات الٰہی کے چھپانے والوں"... پر اپنی لعنت بیان نہیں کی ہے؟[۲]۔

۱۔ اس بارہ میں احادیث کتاب وسائل الشیعہ کی جلد ۱۲ اور باقی کتابوں میں موجود ہیں۔

۲۔ کشف الآیات اور المعجم المفہرس کی مدد سے اس بارہ میں آیات کا مطالعہ فرماسکتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

قتل عام کرنے اور اسکی بنیاد فراہم کرنے والے

لَعَنَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكُم وَلَعَنَ اللهُ المُمَهِّدِينَ لَهُم بِالتَّمْكِينِ مِن قِتالِكُم بَرِئْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيكُم مِنهُم وَمِن أَشْياعِهِم وَأَتْباعِهِم وَأَوْلِيائِهِم

خدا لعنت کرے آپ کے قتل کرنے والوں پر،
خدا لعنت کرے ایسی قوم پر جس نے آپ کو قتل کرنے کے لیے قاتلوں کے لیے بنیاد فراہم کی۔ میں خداوند اور آپ کی بارگاہ میں، ان سے، ان کے پرستاروں، ان کے پیروکاروں اور ان کی سرپرستی کرنے والوں سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔

کسی جرم میں شریک ہونا یا براہ راست ہوتا ہے یا بالواسطہ، شخص یا خود قتل اور خیانت کرتا ہے یا اس کے لیے اسباب فراہم کرتا ہے اور اس کے لیے حالات ساز گار بناتا ہے۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں، سب جرم میں شریک ہیں۔

وہ شخص جو اپنی خاموشی کے ساتھ، ظالم کی جرأت کا باعث بنتا ہے،
وہ شخص جو سازباز اور چاپلوسی کے ساتھ، دشمن کی مدد کرتا ہے،
وہ شخص جو میدان سے پیچھے ہٹ کر، دشمن کو آگے بڑھنے کا موقع دیتا ہے،
وہ شخص جو اپنے تواضع کے ساتھ، ستمگر میں تکبر کا جذبہ پیدا کرتا ہے،
وہ شخص جو مقابلہ کرسکتا ہے، لیکن نہیں کرتا،
وہ شخص جو محض باطل کے لشکر کی تعداد کو بڑھاتا ہے،

وہ شخص جو عملی طور پر دشمن کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے، اگرچہ قلبی طور پر راضی نہ بھی ہو،
وہ شخص جو مادی وسائل اور پروپیگنڈہ کرنے کے وسائل فراہم کرتا ہے،
وہ شخص جو سماجی فضا کی تبدیلی کے ساتھ، یزید کے فائدے میں مدد دیتا ہے،
وہ شخص جو قلبی طور پر یزید کے کاموں پر راضی ہے، اگرچہ ظاہری طور پر یزید کے خلاف نعرے بھی لگاتا ہے، یہ سب کے سب جرم میں شریک ہیں اور ان کا ہاتھ، امامؑ کے خون سے رنگین ہے۔

امام حسینؑ کے قاتل فقط وہ افراد ہی نہیں، جنہوں نے تلوار اور نیزے کے ذریعے آپؑ کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کیے، بلکہ وہ شخص جو امام حسینؑ کے قتل کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ شخص جو یزید کی حکومت کے ساتھ مل کر، اس کے جرم کی تائید کرتا ہے اور یزید کے ستم کی توجیہہ کا باعث بنتا ہے، وہ بھی قاتل ہے اور اس کا ہاتھ بھی امام حسینؑ کے خون سے رنگا ہوا ہے۔

لہذا ہر وہ شخص جو کسی بھی طرح، اہل بیتؑ کے قتل عام کا سبب بننے والا، بنیاد فراہم کرنے والا اور مدد کرنے والا ہو، وہ بھی قاتل ہے، ملعون ہے اور اللہ کی لعنت کی مستحق ہے۔ زیارت نامے کے اس حصہ میں، دونوں گروہوں پر لعنت کی گئی ہے قتل کرنے والوں پر بھی اور ان لوگوں پر بھی جو اسے قبول کرنے، قتل کا امکان فراہم کرنے، اس پر راضی ہونے، یزید کی حکومت کی اطاعت کرنے، نیز امیہ کی حکومت کے احکامات جاری کرنے کی وجہ سے، اس دہشت ناک جرم کا سبب بنے ہیں۔ پس چونکہ یہ ملعون، مطرود اور منفور ہیں، لہذا ان سے نفرت اور بیزاری کا اعلان کرنا چاہیے اور ان سے "برائت" کا اعلان کر کے ان پر "تبریٰ" کرنا چاہیے۔

ان خون بہانے والے خائن لوگوں سے زبان کے ساتھ، عمل میں اور سماجی موقف میں،

Presented by www.ziaraat.com

اظہار برائت کرنا، دینی فرائض کا حصہ ہے۔ حضرت ابراہیمؑ اپنے زمانے کے مشرکوں سے، بیزاری کا اعلان کرتے ہیں [1] پیغمبرؐ کو خداوند کی طرف سے حکم ملتا ہے کہ شرک کے مظاہر اور اس کے اغراض سے برائت کرے [2] خداوند مشرکین سے بیزاری کا اعلان کرتا ہے [3] رسول خداؐ کفار کے عمل سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں [4] حضرت نوحؑ اپنی قوم کے جرائم سے برائت کا اظہار کرتے ہیں [5] اور حضرت ہودؑ قوم عاد کے مشرکانہ عمل سے بیزاری کا اظہار فرماتے ہیں [6]۔

کیا یہ ہوسکتا ہے کہ اہل بیتؑ کی محبت تو ہو لیکن ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اعلان نہ کیا جائے؟! کیا "ولایت امامؑ" رکھنے کا دعویٰ کرنے والے کی یہ بات قبول کی جاسکتی ہے کہ وہ امامؑ کے دشمنوں سے "برائت" نہ کرے؟! یہ ائمہؑ کی محبت اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اعلان کرنا، دینی شعائر کا حصہ ہے۔ انسان کے عمل سے اس کی ولایت کا پتہ چلنا چاہیے اور اس کی نشانی اور علامت برائت ہے۔ "لفظ" میں بھی اور "عمل" میں بھی برائت ہو، "دل" میں بھی اور "زبان" پر بھی برائت ہو۔

اسماعیل جعفی نے امام باقرؑ سے پوچھا: ایک آدمی حضرت امیر المومنینؑ کو دوست رکھتا ہے، لیکن ان کے دشمنوں سے بیزاری اور دوری نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ میرے نزدیک علیؑ اپنے مخالفوں سے، زیادہ گرامی اور عزیز ہے۔

امام باقرؑ نے فرمایا: "اس قسم کا آدمی مخلوط ہے (اس میں غیر ملاوٹ ہے) اور دشمن ہے۔ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور وہ شخص کسی قسم کے احترام اور قدر کے قابل نہیں [7]"۔

۱/۔ سورۂ توبہ، آیت / ۱۱۴۔ ۲/۔ سورۂ انعام آیت / ۷۸۔ ۳/۔ سورۂ توبہ، آیت / ۱۔
۴/۔ سورۂ یونس، آیت ۴۱۔ ۵/۔ سورۂ ہود، آیت / ۳۵۔ ۶/۔ سورۂ ہود، آیت / ۵۴۔
۷/۔ وسائل الشیعہ، ج ۵ ص ۳۸۹ حدیث ۳۔

پس معلوم ہوا کہ ایسے شخص کو امام باقرؑ پیش نمازی کی صلاحیت سے محروم اور عدالت سے ساقط سمجھتے ہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے اور اسکی اقتدا کرنے سے منع فرماتے ہیں۔

ایک اور روایت میں حضرت ابو الحسنؑ سے نقل ہوا ہے کہ انہوں نے شیعوں کی صفات اور خصوصیات کے بارے میں اس طرح فرمایا: "ہمارے شیعہ وہ لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکات ادا کرتے ہیں، حج انجام دیتے ہیں، ماہ رمضان میں روزے رکھتے ہیں، اہل بیتؑ سے محبت اور دوستی رکھتے ہیں اور ہمارے دشمنوں سے برائت و بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ اہل ایمان وتقوی واہل امانت ہیں... [1]"۔

اس روایت میں واقعی ایمان اور ائمہؑ کی پیروی کی علامات میں سے ایک علامت، ائمہؑ کے مخالفوں سے نفرت اور ان پر لعنت کرنا، قرار دیا گیا ہے۔

ایک اور روایت میں "اعداء اللہ" سے دشمنی رکھنا اور ان سے بیزاری کا اعلان کرنا، واجبات میں سے شمار کیا گیا ہے۔ شیعوں کے آٹھویں امام حضرت علی بن موسی الرضاؑ نے، غاصب عباسی خلیفہ مامون کو لکھا: "اولیائے خدا سے محبت اور اولیاء اللہ کے دشمنوں اور ان کے سرغنوں سے دشمنی، نیز ان سے نفرت اور بیزاری کا اعلان کرنا، واجب ہے... [2]"۔

لہذا اہل بیت عصمتؑ کے ساتھ فکری فرض شناسی اور مذہبی تعلق اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ وفاداری اور ولایت و محبت کے حوالے سے، ہم امام حسینؑ اور ائمہؑ کے قاتلوں، ان قاتلوں کی پیروی کرنے والوں اور شیطانی راہ سے وابستہ، ان خدا اور ائمہؑ کے مخالفین سے اپنی بیزاری، نفرت اور برائت کا اعلان کریں۔

۱/۔ وسائل الشیعہ، ج ۱ ص ۱۵ حدیث ۳۸۔
۲/۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۱ ص ۴۳۳ حدیث ۱۰۔

Presented by www.ziaraat.com

ہر وہ شخص جو عمل میں اور گفتار میں یزیدیوں سے مشابہت رکھتا ہو تو وہ یزیدی ہے، ہرچند کہ وہ حرم امام "حسینؑ" میں معتکف ہو اور "عاشورا" کے روز خود کو "شہادت" کے حوالے سے عزادار سمجھے اور کربلا میں "امام" پر روئے، کیونکہ اصل میں باطن اہمیت رکھتا ہے نہ کہ ظاہر!

خون و تلوار کی ولایت

یاأبا عَبدِاللهِ إِنِّي سِلْمٌ لِمَن سالَمَكُم وَحَرْبٌ لِمَن حارَبَكُم إلىٰ يَومِ القِيامَةِ

اے حسین بن علیؑ! قیامت کے روز تک، جو شخص آپ کے ساتھ مسالمت اور صلح میں ہے، میں بھی اس کے ساتھ صلح وسلامتی میں ہوں اور جو آپ کے ساتھ جنگ کی حالت میں ہے، میں بھی اس کے ساتھ جنگ کی حالت میں ہوں۔

ایک فرض شناس انسان کی علامت، سماجی وسیاسی مسائل، تعلیمات، دوستیوں، دشمنیوں، جنگوں اور صلحوں میں، اس کا موقف اختیار کرنا ہے۔ دوستیوں اور دشمنیوں میں جو بات اہم ہے وہ "ولایت" اور "برائت" کو معیار، ضابطہ اور انگیزہ قرار دینا ہے۔ "حبّ فی اللہ" اور "بغض فی اللہ" ایک ایسا عنوان ہے کہ جس کے متعلق شیعوں کے ائمہؑ سے عظیم معارف بیان ہوئے ہیں۔ یعنی زیارت عاشورا کے اس فقرے میں، "ائمہؑ" نے حب وبغض اور دوستی اور دشمنی کا معیار، اس کا خدا کیلئے ہونا قرار دیا ہے۔

ہم حضرت سید الشہداءؑ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں:

جو لوگ آپ کے ساتھ مسالمت اور صلح کی حالت میں ہیں، میں بھی ان کے ساتھ صلح کی حالت میں ہوں، اور جو لوگ آپ کے ساتھ حالت جنگ میں ہیں، میں بھی ان کے ساتھ حالت جنگ میں ہوں۔ اس سے ہم چند درس حاصل کر سکتے ہیں:

پہلا درس:۔ یہ کہ ائمہؑ سے مربوط رہنے والے ایک شیعہ کے لیے ضروری ہے کہ امامؑ

Presented by www.ziaraat.com

سے ہونے والی دوستیوں اور دشمنیوں کے مطابق، صلح اور جنگ کرے، نیز اپنی دشمنی اور سازباز میں بھی امامؑ کو اپنا معیار قرار دے۔ اس بارے میں لاتعلقی کا مطلب، راستے سے بھٹکنا، میدان سے باہر ہوجانا اور "صراط مستقیم" سے منحرف ہونا ہے۔ اس بارے میں سستی، کاہلی، سازباز اور کوتاہی بالکل قابل قبول نہیں۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: "مجھے اپنی جان کی قسم... حق کے مخالفوں، باطل کی پیروی کرنے والوں اور گمراہ وادیوں میں بسنے والوں کے خلاف، جنگ کرنے کی راہ میں، ہرگز مجھ میں سازباز، سستی اور نرمی نہیں پائی جاتی..." (۱)۔

یہ بالکل ممکن ہی نہیں کہ ایک مسلمان اور حقیقی مؤمن، خدا اور رسولؐ کے دشمنوں سے راضی ہو اور ان سے دوستی اور "مودت آمیز" رابطے کی بات کرے۔ قرآن مجید سے مثال لاتے ہیں کہ جہاں خداوند فرماتا ہے:

"اے پیغمبر! ... جو لوگ، خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، تم ان کو خدا اور اس کے رسولؐ کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے، اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان کے لوگ (ہی کیوں نہ) ہوں..." (۲) لہذا دوستی ودشمنی اور جنگ وصلح کے مسئلہ میں، فرض شناس مسلمان اور امام حسینؑ کی پیروی کرنے والے کو ایک موقف اختیار کرنا چاہئے، نہ یہ کہ وہ بغیر موقف کے، بے طرف اور لاتعلق رہے!...

دوسرا درس:۔ اس "جنگ وصلح" (حرب وسلم) میں میزان، ائمہؑ ہیں۔ ائمہؑ کے ساتھ چلنا چاہئے۔ ان کے دشمنوں سے جنگ کرنی چاہئے۔ سازباز اور دشمنی کو تعیین کرنے کا معیار "ائمہؑ" ہیں۔

۱۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۲۴۔

۲۔ سورۂ مجادلہ، آیت/ ۲۲۔

تیسرا درس:۔ یہ کہ دوستی اور دشمنی کرنا فقط ان لوگوں میں ہی منحصر نہیں کہ جو ائمہؑ کے زمانے میں اور کربلا میں موجود تھے۔ یعنی ہم فقط "حضرت علی اکبرؑ" "حضرت قاسمؑ" "مسلمؑ" اور "حبیب بن مظاہرؓ" کے دوست اور "شمر" "خولی" "سنان" "عمر سعد" اور "یزید" وغیرہ کے دشمن ہی نہیں، بلکہ ہر وہ شخص جو ائمہؑ کے راستے، ان کی فکر اور ان کے عقیدہ وآئین سے ہم آہنگ ہو تو ہم بھی ان کے ساتھ صلح اور سازباز کی حالت میں ہیں اور ہر وہ شخص جو ائمہؑ کے راستے، عقیدے، عملی روش اور سماجی برتاؤ کا مخالف ہو اور ان سے جنگ کی حالت میں ہو تو ہم بھی ان کے ساتھ جنگ کی حالت میں ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہو، جو کوئی بھی ہو اور جس زمانے میں بھی ہو... اس مسئلے کو ائمہؑ کے زمانے، ان کے رہنے کے مقام اور معین اشخاص کے انحصار سے باہر نکالنا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو زمانے کے آخری وقت تک کے لیے کہا گیا ہے... "الی یوم القیامة"۔

علاوہ ازیں، اب نہ تو امام حسینؑ کے اصحاب موجود ہیں کہ جن کے ساتھ دوستی کریں اور نہ ہی یزید کے لشکر والے موجود ہیں کہ جن کے ساتھ جنگ کریں، لہذا اس کا کلی اور عام معنی، زمان ومکان کی قید سے آزاد ہے۔

چوتھا درس:۔ یہ دوستی اور دشمنی، فقط زبان اور قلب کی حد تک خلاصہ نہیں ہوتی، بلکہ اس میں عملی اقدام اور عملی سماجی موقف کی ضرورت ہے۔ یہاں، قتال وحرب اور جنگ کی بات ہو رہی ہے، نہ کہ قلبی محبت کی! جب ائمہؑ کے مخالفین سے "جنگ" کی تعبیر موجود ہو تو ذہن میں کونسا تصور ابھرتا ہے؟ کیا تلوار، اسلحہ، میدان جنگ، خون اور شہادت کے سوا بھی، کوئی چیز ذہن میں آتی ہے؟! گھر کے دائرہ اور مسجد کے کونہ میں تو "حرب" کا میدان نہیں؟ گوشہ نشینی میں تو "قتال" نہیں؟ زیارت کا یہ حصہ "جہاد وشہادت کا پیمان" ہے اور زیارت میں امامؑ کا یہ فرمان "خون وتلوار کی ولایت" کو بیان

Presented by www.ziaraat.com

کررہا ہے۔

ایک اور باریک نکتہ یہ ہے اور اس مسئلہ پر تاکید کی گئی ہے کہ حضرتؑ نے یہ نہیں فرمایا کہ آپ زیارت نامے میں کہیں، کہ میں آپ کے دشمنوں سے جنگ کرونگا، بلکہ تعبیر یہ ہے کہ آپ کے مخالفوں اور آپ سے جنگ کرنے والوں سے، میں حالت جنگ میں ہوں (لفظ حرب، مصدر استعمال ہوا ہے)۔ زیارت میں یہاں پر "محارب" کا لفظ استعمال نہیں ہوا، بلکہ "حرب" اور "سلم" کا لفظ کہا گیا ہے، یعنی مکمل طور پر میں، آپ کے مخالفوں سے جنگ وستیز کی حالت میں ہوں اور آپ کی پیروی کرنے والوں سے مکمل طور پر صلح اور دوستی کی حالت میں ہوں۔

پانچواں درس:۔ یہ کہ جیسا کہ پہلے بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ موقف اور یہ جہادی پہلو، وقفہ پذیر نہیں ہے۔ جب تک حق وباطل ہے، جب تک مستکبر اور مستضعف ہے اور جب تک اس دنیا میں ستم اور اس عالم میں مظلوم ہے، تو یہ "جہاد کا راستہ" جاری رہے گا... "الی یوم القیامۃ..." کیونکہ امامؑ سے لڑنے والے، سب کے سب تجاوز کرنے والے ظالم، بین الاقوامی لٹیرے، فساد وفحشا کو پھیلانے والے، بیہودگی وبدکاری کو عام کرنے والے، ستمگر، زرپرست اور خون بہانے والے انسان ہیں اور ائمہؑ سے دوستی اور "سلم" رکھنے والے سب کے سب، محروم، مظلوم، حق پرست، عدالت پسند، انسان دوست، فضیلت خواہ، خوف خدا کھانے والے اور خدا پرست ہیں اور یہ دو راستے اور یہ دو پہلو جب تک رہیں گے یہ جہاد بھی جاری رہے گا۔ زیارت کے اگلے حصوں میں حضرت امام حسینؑ اور شیعوں کے پاک ائمہؑ سے محاربہ اور جنگ کرنے والوں کے عملی نمونے اور مصداق بیان کیے گئے ہیں۔

"وَلَعَنَ اللهُ آلَ زِيادٍ وَآلَ مَروانَ وَلَعَنَ اللهُ بَنِي أُمَيَّةَ..."

خدا کی لعنت ہو زیاد کے خاندان پر، مروان کے خاندان پر اور تمام بنی امیہ پر اور ابن مرجانہ، عمر سعد اور شمر پر کہ جو ظلم وستم اور حق کشی کی ابتداء کرنے والوں میں سے، سب سے آگے آگے تھے اور یہ آل محمدؑ پر ظلم کرنے والوں اور ان کی نافرمانی کرنے والوں میں سے تھے، اسی طرح ان لوگوں پر بھی خدا کی لعنت ہو جنہوں نے کسی طرح سے بھی واقعہ کربلا میں امام حسینؑ اور آپؑ کے عظیم اصحاب کی شہادت میں مدد دی اور تعاون کیا اور ان تمام لوگوں پر بھی کہ جنہوں نے سپاہ یزید کی سواری کے مرکب پر زین باندھی، اسے لگام دی اور حضرت سید الشہداءؑ کے ساتھ جنگ کے لیے آمادہ کیا:

لَعَنَ اللهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَأَلْجَمَتْ وَتَنَقَّبَتْ لِقِتالِكَ...

حضرت امام حسینؑ پر قربان ہونے کے بارے میں ایک اور اعلان: "بابی انت وامی..." یعنی میرے باپ اور ماں آپ پر قربان، اے حسینؑ آپ کا سوگ میرے لئے کتنی عظیم مصیبت ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

کربلا کا انتقام، حسین زمان کے ساتھ

فَأَسْئَلُ اللهَ الَّذِي أَكْرَمَ مَقامَكَ وَأَكْرَمَنِي بِكَ أَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثارِكَ مَعَ إمامٍ مَنْصُورٍ مِن أَهلِ بَيتِ مُحَمَّدٍ ﷺ ...

پس سوال کرتا ہوں خدا کی اس ذات سے، جس نے آپ کو شان عطا کی اور آپ کے ذریعے مجھے عزت دی، یہ کہ وہ مجھے اہل بیت محمدؐ میں سے امام منصور کی ہمراہی میں آپ کے خون کا بدلہ لینے کا موقع دے اور امام حسینؑ کے واسطہ دنیا وآخرت میں، اپنی بارگاہ میں آبرومند فرمائے...

شہداء کا ایک ایسا مقام ہے کہ اہل محشر قیامت کے روز اس پر رشک کریں گے اور دنیا کے شہیدوں کے سالار، حضرت حسین بن علیؑ کا مقام ہمارے تصور اور درک سے مافوق اور برتر ہے۔ ایسا عظیم مرتبہ اور بلند مقام جو دنیا وآخرت میں اہل زمین اور آسمان کے فرشتوں کے درمیان ہے وہ فقط "شہادت" ہی کے ذریعہ حاصل ہوسکتا ہے۔

شہادت، انساں کے عروج کی انتہا ہے اور امام حسینؑ نے اپنی، اپنے بیٹوں، عزیزوں اور بہترین اصحاب کی سرخ شہادت کے ساتھ، خوبصورت ترین اور پرشکوہ ترین معرکہ برپا کیا۔ یہ فطری بات ہے کہ اس واقعہ نے انسانی تاریخ اور آزاد خیال انسانوں کے قلب اور دانشوروں کے ذہن، ان کی زندگی اور ان کے دل ودماغ کو مسخر کردیا۔ خداوند، شہادت کا اجر اس طرح دیتا ہے اور اسی شہادت کے ذریعہ انسان کو دنیا وآخرت کی کرامت،

خالق ومخلوق کے نزدیک عزت، خون کے وضو سے جسم کی تطہیر اور شہادت وایثار کے زمزم سے روح کی طہارت نصیب ہوتی ہے۔

اگر امام حسینؑ کی کرامت وشرافت "شہادت" کی وجہ سے ہے تو ہماری کرامت وقدر بھی، حسینی شیعہ ہونے، اہل بیتؑ کی ثقافت وفکر پر عقیدہ رکھنے، ان کی پیروی کرنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی وجہ سے ہے۔ زیارت کے اس فقرے میں کرامت عطا کرنے والے خدا سے یہ دعا کی گئی ہے کہ خدا کی طرف سے پیغمبر خداؐ کے خاندان سے منصور وکامیاب امامؑ کے ساتھ، ہمیں حضرت سید الشہداءؑ کے خون کا انتقام لینے کی توفیق دے۔

یہاں پر چند باتیں قابل توجہ اور اہمیت کی حامل ہیں:

اول:۔ حضرت امام حسینؑ کے خون کا انتقام لینے کی توفیق۔

دوم:۔ بدلہ اور انتقام لینے کے لیے امامؑ کے راستے پر چلنے اور ان کا ساتھ دینے کی توفیق

سوم:۔ منصور اور کامیاب امام ورہبر کا ساتھ دینے کی توفیق۔

چہارم:۔ یہ کہ رہبر اور امام، آل محمدؐ اور "علی وفاطمہؑ" کی اولاد میں سے ہو۔

بہت سی روایات اور دیگر زیارتوں سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ خدا ہمیں عمر اور توفیق دے تاکہ ہم حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے وقت ان کے ساتھ حاضر رہیں اور ان کا ساتھ دے کر ستمگروں اور جابروں سے جنگ کریں، کیونکہ حضرت امام مہدیؑ الٰہی ذخیرہ اور "بقیۃ اللہ" ہیں اور آپؑ کے القاب مبارک میں سے ایک لقب "منتقم" ہے۔ آپؑ مظلوم کی فریاد سننے والے اور مظلوموں کے سردار ہیں اور آپ شہیدوں کے سالار حضرت سید الشہداءؑ کے خون کا انتقام لینے والے ہیں۔

دعائے ندبہ میں حضرت امام مہدیؑ کو اس لقب سے یاد کرتے ہیں:

"أَينَ الطالِبُ بِدَمِ المَقتُولِ بِكَرْبَلا ؟"

کہاں ہے کربلا میں شہید ہونے والے کے خون کا انتقام لینے والا؟

Presented by www.ziaraat.com

اور یہ لقب اور وصف، خود امام زمانہؑ کے اپنے بقول ہے کہ:

میں زمین پر بقیۃ اللہ اور اللہ کے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہوں:

أنا بَقِيَّةُ اللهِ فِي أَرضِهِ وَالمُنتَقِمُ مِن أَعدائِهِ[1]"

یہی مضمون، دیگر متعدد زیارت ناموں میں بھی موجود ہے۔ منجملہ زیارت اربعین میں خداوند سے دعا کی گئی ہے کہ ہمیں اسلام و مسلمین کو عزت عطا کرنے والے عادل پیشوا کے ساتھ، امام حسینؑ کے خون کا انتقام لینے والوں میں سے قرار دے[2]۔

اسی دعائے ندبہ میں، اس جملہ کے بعد، امام زمانہؑ سے امام منصور کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔ اسی طرح دیگر زیارت ناموں میں مندرجہ ذیل جملوں کے ساتھ امامؑ کو یاد کیا گیا ہے:

خدا و فرشتوں اور "رعب"[3] کی طرف سے مدد کیا جانے والا، خداوند کی نصرت جس کے شامل حال ہے، آل محمدؑ سے ہے، پیغمبرؐ کا ہمنام ہے، رسول اللہؐ کا ہم ہدف ہے، اسی گھر، اسی خاندان سے ہے، اسی شمشیر ولباس کے ساتھ ہے، اور اسی نسل میں سے ہے اور اسلام میں سے ہے۔ اس امامؑ کے ساتھ جہاد میں حاضر ہونا، اس کے ہمراہ چل کر تلوار چلانا اور اس کے سامنے شہادت پانا، فوز عظیم اور بلند و بالا افتخار ہے۔

بعض زیارتوں میں یہ دعا کی گئی ہے کہ: اگر ہماری عمر نے وفا نہ کی اور ہم اس دنیا سے چلے گئے تو کم از کم (ظہور امامؑ کے) اس خوبصورت اور نورانی دور میں "رجعت" کی صورت میں، ہمیں ایک نئی زندگی عطا ہو تاکہ ہم دوبارہ زندہ ہو کر امامؑ کے ساتھ ظالموں سے جنگ کریں اور امامؑ کی نصرت و مدد کریں۔

۱/۔ تفسیر نور الثقلین، ج ۲ ص ۳۹۲۔ ۲/۔ مفاتیح الجنان، زیارت اربعین: "اللھم اجعلنا من الطالبین بثارہ"۔
۳/۔ خدائی خوف۔

"تقرب" کی سب سے پہلی شرط "برائت" ہے

يَاأبَا عَبدِاللهِ إنِّي أتَقَرَّبُ إلَى اللهِ وَإلىٰ رَسُولِهِ وَإلىٰ أمِيرِالمُؤمِنِينَ وَإلىٰ فَاطِمَةَ وَإلَى الحَسَنِ وَإلَيكَ بِمُوَالاتِكَ وَبِالبَرَاءَةِ مِمَّن قَاتَلَكَ وَنَصَبَ لَكَ الحَربَ وَبِالبَرَاءَةِ مِمَّن أسَّسَ أسَاسَ الظُّلمِ وَالجَورِ عَلَيكُم وَأبرَءُ إلَى اللهِ وَإلىٰ رَسُولِهِ مِمَّن أسَّسَ أسَاسَ ذٰلِكَ وَبَنىٰ عَلَيهِ بُنيَانَهُ وَجَرىٰ فِي ظُلمِهِ وَجَورِهِ عَلَيكُم وَعَلىٰ أشيَاعِكُم...

اے ابا عبداللہ الحسینؑ! میں بے شک خدا، اسکے رسولؐ، امیرالمؤمنینؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور آپ کا تقرب چاہتا ہوں اور آپ کا قرب، آپ کی حبداری سے چاہتا ہوں اور ان لوگوں سے بیزاری کے ساتھ، جنہوں نے آپؑ کو قتل کیا اور آپؑ کے خلاف جنگ شروع کی، نیز ان لوگوں سے بیزاری سے، جنہوں نے آپ کے خلاف ظلم و جور کی بنیاد رکھی اور اس بنیاد پر ستم کی عمارت کھڑی کی۔ میں خداوند کی ذات اور اس کے رسولؐ کے سامنے، ان لوگوں سے بیزاری ظاہر کرتا ہوں، جنہوں نے ظلم کی بنیاد قائم کی اور اس پر عمارت بنا کر آپؑ پر ظلم و ستم ڈھائے، نیز میں ان کی پیروی کرنے والوں سے بھی برائت کا اظہار کرتا ہوں۔

اس (شیعہ) مکتب اور اس کی ثقافت کی عجیب ترین چیزوں میں سے ایک، ولایت و برائت کے لیے، دوستیوں اور دشمنیوں پر تاکید ہے تاکہ "حب" اور "بغض" کا انگیزہ

Presented by www.ziaraat.com

بن سکے، حق و باطل، خیر و شر، عدل و ظلم، اہل بیتؑ اور ان کے مخالفین کے درمیان، نیز یزیدیوں اور حسینیوں اور خدا و طاغوت کے درمیان ایک ایسی حالت ہے کہ ایک سے نزدیک ہونے کے لیے، دوسرے سے دور ہونا پڑتا ہے۔ ایک گروہ سے محبت رکھنے کے لیے، دوسرے سے، دل میں عداوت رکھنی پڑتی ہے۔ ایک طرف سے "ولایت" کا لگاؤ رکھنے کے لیے، دوسرے سے "برائت" کرنی پڑتی ہے۔ یہی وہ حالت ہے کہ جس سے دوری، "قرب" کا باعث ہے اور جس سے برائت کا اظہار "ولایت" کو مستحکم کرتا ہے اور ایک گروہ سے کٹنا، دوسرے مقابل والے گروہ سے ملا دیتا ہے۔

کفر و ایمان اور توحید و شرک میں بھی یہی حد بندی ہے۔ خدا پر واقعی ایمان رکھنے کے لیے، طاغوت کے بارے میں کافر ہونا پڑتا ہے۔ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ [۱]"

جس شخص نے جھوٹے خداؤں (بتوں) سے انکار کیا اور خدا ہی پر ایمان لایا، تو اس نے وہ مضبوط رسی پکڑلی جو ٹوٹ ہی نہیں سکتی۔

جھوٹے خداؤں سے انکار، خدا پر ایمان لانے کا مقدمہ ہے۔ "آلہہ" (یعنی کئی خداؤں) کی نفی، ایک "اللہ" پر اعتقاد رکھنے کا مقدمہ ہے۔

کفر و ایمان قرین یکدیگر ند　　ہر کہ را کفر نیست، ایمان نیست

(ترجمہ: کفر اور ایمان، ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں کہ اگر کوئی جھوٹے خداؤں سے کفر نہ کرے اور ان کا انکار نہ کرے تو گویا وہ حقیقی ایمان نہیں رکھتا۔)

زیارت عاشورا کے اس فقرے میں جو کچھ آیا ہے، وہ اسی مسئلہ پر ایک مرتبہ پھر تاکید ہے۔ اگرچہ اس موضوع کے بارے میں پہلے بھی بحث ہو چکی ہے، لیکن اس پیراگراف

۱/۔ سورۂ بقرہ، آیت/ ۲۵۶۔

میں اس بات کو مفصل تر اور سنجیدگی کے ساتھ، تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر بیان کیا گیا ہے۔ خدا، رسولؐ، علی ابن ابی طالبؑ، فاطمہ زہراءؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے تقرب، دو طریقوں سے میسر ہے:

۱۔ امام حسینؑ سے محبت۔

۲۔ امام حسینؑ کے قاتلوں اور آپ کے خلاف، جنگ شروع کرنے والوں، نیز ظلم و ستم اور اس بری اور شوم رسم کی پیروی کرنے والوں سے برائت۔

اصحاب کساء کے پنج تن پاکؑ اور پیغمبر اسلامؐ کا خاندان ہمارے لیے معیار اور ضابطہ ہے۔ امام حسینؑ ان پانچ مقدس نورانی ہستیوں کی علامت ہیں اور امام حسینؑ کی شہادت، اس سارے خدائی خاندان کی مظلومیت ہے۔ "ولایت" کا پیمان اور امام حسینؑ سے دوستی اور محبت کا تعلق، حقیقت میں پیغمبرؐ اور علیؑ کے ساتھ پیوند ہے۔ بنیادی طور پر امام حسینؑ، پیغمبرؐ سے ہے اور پیغمبرؐ حسینؑ سے۔ دونوں کا نور ایک ہی ہے۔ یہ دو جسموں میں ایک جان کی طرح ہیں۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا ہے:

حسین منی وانا من حسین

یہ (دل میں، زبان پر اور عمل میں) برائت کا اعلان، سچے ایمان کی شرط ہے اور اس کے بغیر، ولایت کا دعویٰ قابل قبول ہی نہیں۔ ائمہؑ کا راستہ اور طاغوتی حکومتوں کا راستہ، اور ان کی روش، آپس میں تضاد رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے مد مقابل میں ہیں۔ امامؑ کی ولایت قبول کرنے کا مطلب، فاسد، مضر اور غیر فرض شناس قوتوں اور گروہوں سے دور ہونا، بھاگنا اور ان سے پرہیز کرنا ہے۔ یہ ولایت کی کوئی خاص شرط نہیں، بلکہ ایمان اور خدا کی اطاعت کا قدرتی اور فطری اثر ہے کہ جو ائمہؑ کی اطاعت اور ولایت میں متجلی ہوتا ہے اور ائمہؑ کا راستہ بھی، وہی خدا کا راستہ ہے۔ یہ تقویٰ، عمل صالح، فرض شناسی،

Presented by www.ziaraat.com

اطاعت اور زہد کا طریقہ، نیز ہوائے نفس کو کنٹرول کرنے کا راستہ ہے۔

ایک مفصل روایت میں امام باقرؑ، جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے فرماتے ہیں:

اے جابر! خدا کی قسم، اطاعت کے علاوہ کسی اور چیز سے خدا کا تقرب حاصل نہیں کیا جاسکتا اور ہماری دوستی رکھنا بھی، جہنم کی آگ سے آزاد ہونے کا سبب نہیں ہے اور کوئی بھی خدا کے سامنے حجت نہیں رکھتا، لیکن جو شخص خدا کی اطاعت کرے وہ ہمارا دوست اور محبّ ہے اور جو شخص خدا کی نافرمانی کرے وہ ہمارا دشمن ہے اور ہماری ولایت تک عمل صالح اور تقویٰ کے بغیر ہرگز نہیں پہنچا جاسکتا:

مَن كانَ لِلّهِ مُطِعاً فَهُوَ لَنا وَلِيٌّ وَمَن كانَ لِلّهِ عاصِياً فَهُوَ لَنا عَدُوٌّ وَلا تُنالُ وِلايَتُنا إلاّ بِالعَمَلِ وَالوَرَع (۱)"۔

اہل بیتؑ کی دوستی، ولایت اور ان کی محبت کا دعویٰ کرنا، ہرگز ان کی راہ اور انکے طریقہ کار کے مخالفوں، ان کی فکر اور انکے عمل کے دشمنوں، ان کے انقلابی راستے اور ستم کا مقابلہ کرنے کی راہ سے بھاگنے والوں سے دوستی، نیز ایسے لوگوں کے ساتھ، الفت و محبت کرنے کے ساتھ ساز گار نہیں ہے۔ ہم جس قدر اہل فساد و ستم اور من مانی کرنے والوں سے قریب ہونگے، اتنے ہی ہم اماموںؑ کے راستے اور طریقے سے دور ہوتے جائیں گے۔

یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ بہت سی دعاؤں اور زیارت ناموں میں ایک واضح اصول کی صورت میں بیان ہوا ہے اور اسی زیارت عاشورا میں بھی، ایک جیسی تعبیروں کے ساتھ کئی مرتبہ تکرار ہوا، یہاں تک کہ یہ حصہ، بعینہ دو اضافی جملوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ میری صلح ہے آپ سے صلح کرنے والے سے اور میری جنگ ہے آپ سے جنگ کرنے والے سے۔ میں آپ کے دوست کا دوست اور آپ کے دشمن کا دشمن ہوں۔

۱/۔ المحجۃ البیضاء، فیض کاشانی، ج ۱۔

إنِّي سِلْمٌ لِمَن سالَمَكُم وَحَرْبٌ لِمَن حارَبَكُم وَوَلِيٌّ لِمَن والاكُم وَعَدُوٌّ لِمَن عاداكُم

اس کے بعد، اس مقام پر اور اس حالت میں، زیارت کرنے والا ایک الٰہی عطیہ اور نعمت کو یاد کرتا ہے اور پروردگار کی ذات سے، کہ جس نے ائمہؑ کی معرفت اور محبت وکرامت سے نوازا ہے اور جس نے اہل بیتؑ کے دشمنوں سے برائت ہمارے نصیب فرمائی ہے، درخواست کی جاتی ہے کہ دنیا اور آخرت میں، ہمیں اہل بیتؑ کے ساتھ قرار دے اور دنیا و آخرت میں ہمیں سچائی کے ساتھ ثابت قدم رکھے اور ہمیں اس مقام محمود (پسندیدہ) تک پہنچائے، نیز ہمیں ہدایت کرنے والے ایسے امام کے ساتھ اور اس کے فرمان کے تحت جو آپ میں سے ہو، آپ کے خون کا بدلہ لینے کی توفیق دے اور ہمیں امام حسینؑ کی شہادت کے عظیم سوگ اور مصیبت عظمیٰ پر، کہ جو اسلام اور مسلمانوں کے لئے نہایت عظیم مصیبت اور حادثہ ہے، بہترین اجر عنایت فرمائے۔

Presented by www.ziaraat.com

آل محمداورزندگی وشہادت کاراستہ

اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مَقَامِي هٰذا مِمَّن تَنَالُهُ مِنكَ صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمَمَاتِي مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

اے خدا! مجھے اس (زیارت کے) مقام پر ان لوگوں میں سے قرار دے، جن کو تیری مہربانیاں اور تیری رحمت و بخشش نصیب ہوتی ہو۔ اے معبود! میری زندگی کو محمد وآل محمد کی زندگی جیسی اور میری موت کو محمد وآل محمد کی موت کی مانند قرار دے۔

زیارت میں جس بات کی اہمیت ہے وہ معرفت اور شناخت کا پہلو ہے۔ وہ چیز جس سے زیارت کی قدر وقیمت میں اضافہ ہوتا ہے، وہ اس کے حساس مقام سے آگاہی اور اس کے مفادات اور فوائد پر بصیرت رکھنا ہے۔ وہ چیز جو امام حسینؑ کے زائر کو قرب خدا کے مقام تک پہنچاتی ہے اور الٰہی رحمت، بخشش اور مہربانی، اس کے شامل حال کرتی ہے، وہ "زیارت" کا عملی زندگی میں، سماجی موقف اختیار کرنے کے لیے اور حق کی حمایت اور باطل کا مقابلہ کرنے کے لیے، ثمر بخش ہونا ہے۔ وگرنہ "زیارت" کا مطلوبہ اثر نہ ہوگا اور زائر، خدائی برکت اور اس کی مغفرت کو درک نہیں کرسکے گا۔

وہ شخص جو زائر حسینؑ کا مقام حاصل کر لے اور سالار شہیدانؑ کی زیارت کے لیے آئے اور اس بارے میں اپنے مولیٰ سے ہم کلام ہو تو اس کی فکر اور اس کا عمل، نیز اس کی حرکات وسکنات بھی حسینیؑ ہونگی اور یہی مسئلہ اس کے گناہوں کے معاف ہونے اور

اس کے رحمتوں تک پہنچنے کا سبب بنے گا۔

یہی خدا سے ہماری دعا ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو خدائی معرفت کی سمت میں قرار دینا چاہیۓ اور خدا کی بارگاہ میں پاک اور شائستہ ہستیوں کے ساتھ توسل کر کے، معرفت ومحبت کی "مضبوط رسی" کو تھام لینا چاہیۓ۔

زندگی میں سعادت حاصل کرنا اور موت کے وقت شہادت پانا، یہی ہماری آرزو ہے۔ امام حسینؑ کی زیارت میں ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ ہماری زندگی اور موت کو محمد وآل محمدؑ کی زندگی وموت کی طرح قرار دے، لیکن محمد وآل محمدؑ کی زندگی کا طریقہ کار کیا تھا؟ انہوں نے زندگی کس طرح گزاری؟ یہ خاندان ہمارے لیے درس اور نمونہ عمل ہے، ہر جگہ پر، ہر چیز میں اور ہر ایک کے لیے۔ ان کی حیات طیبہ، دین کا خلاصہ تھا، ان کی زندگی، خدا کی راہ میں کوشش، مقصد کی خاطر فدا ہونے، اسلام کے لیے قربانی دینے، اخلاق، فضیلت اور سچائی کے لیے اسوہ اور نمونہ عمل ہونے، لوگوں کے ساتھ رہ کر لوگوں کے لیے کام کرنے، ان کے غم میں شریک ہونے اور ان کی خوشی میں مسرور ہونے اور حق چاہنے والوں اور ظلم کا مقابلہ کرنے والوں میں سے ہونے کا ایک جلوہ ہے۔

محمد وآل محمدؑ کی حیات طیبہ، مکمل طور پر طہارت وپاکیزگی سے لبریز ہے۔ ان کی زندگی عفت وشرافت، خلوص وایثار، مہر وکرم، مؤمنین کے ساتھ خاطر مدارات اوز خضوع، نیز باطل اور دین کے دشمنوں سے ساز باز نہ کرنے جیسی صفات سے بھری ہوئی ہے۔ خلاصہ یہ کہ: أَشِدَّآءُ عَلَى الكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُم

از خون گرم شیعہ، در تاریخ انسان　　　در چہرہ سرخ شفق، بینی نشانی
نا سازگاری با ستمگار وستمکس　　　بر نامہ ہر شیعہ، ہر جا... ہر زمانی

(ترجمہ: انسانی تاریخ میں، شیعوں کے پر جوش خون سے، شفق کے سرخ چہرے پر ایک

Presented by www.ziaraat.com

علامت دیکھو گے، مظالم اور ستمگر وظالم سے مقابلہ، ہر شیعہ کا ہر زمانے اور ہر مقام پر نصب العین ہے۔)

یہ ہے، سرخ علوی اور خونین تشیع کا راستہ اور آل محمدؐ کی حیات طیبہ اور سیرت۔

اے بیدار شیعو! اے بہنو! اے بھائیو!

اے نجات کی راہ میں قدم بڑھانے والو!

ہر ظالم کی بغاوت اور فتنے کا مقابلہ کرو۔

"کل یوم عاشوراو کل ارض کربلا" ہر روز عاشورا و ہر مقام کربلا ہے۔

یہ آل رسولؐ کی حیات طیبہ ہے اور ان کی موت، عقیدہ اور دین خدا کی راہ میں پر افتخار شہادت ہے۔ امام امت، خمینی کبیرؒ کہ جو اماموں کی راہ پر چلنے والے اور اسی مہذب نسل اور عترت مطہر میں سے تھے اور انہوں نے اسی مکتب میں تربیت پائی تھی، فرماتے ہیں: "شہادت کا سرخ راستہ، آل محمدؐ و علیؑ کا راستہ ہے"۔

کیا خود امام حسینؑ نے یہ نہیں فرمایا:

فَإِنْ تَكُنِ الأَبْدانُ لِلْمَوتِ أُنْشِأَتْ   فَقَتْلُ امرِءٍ بِالسَّيفِ فِي اللهِ أَجمَل

اگر یہ جسم موت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں، تو خدا کی راہ میں، تلوار کے ذریعہ کسی شخص کا قتل ہونا، کتنا خوبصورت ہے۔

اور کیا یہ بھی امام حسینؑ نے نہیں فرمایا:

إنّ كانَ دينُ مُحَمَّدٍ لَم يَستَقِم   إلاّ بِقَتلي فَياسُيُوفُ خُذِيني

اگر میرے جد کا دین، میرے قتل کے بغیر قائم نہیں رہتا،

اگر دین حق کا اگنے والا یہ تازہ پودا،

میری جان اور میرے خون کا محتاج ہے،

تو یہ لو، یہ میں ہوں اور یہ جنگ اور تیز تلواریں...

کیا ہمارے اماموں میں سے ہر ایک نے، اپنی جان خدا کی راہ میں پیش نہیں کی؟! کیا شیعوں کے ائمہؑ، شمشیر یا زہر کے ذریعہ، شہید نہیں کیے گئے؟! "ما منّا الا مقتول او مسموم"۔ کیا شہادت اولیاء خدا کے لیے فخر کی بات نہیں؟! کیا علویوں، زہراءؑ کے فرزندوں اور اولاد علیؑ نے خون کے وضو سے، سجادۂ شہادت پر، نماز عشق نہیں پڑھی؟! کیا آل محمدؐ ہمیشہ عدالت قائم کرنے اور حق لینے کی وجہ سے مظلوم ومطرود واقع نہیں ہوئے اور انہیں شہید نہیں کیا گیا؟!

پس اے خدا! اگر ہم اس کی قابلیت اور اہلیت رکھتے ہیں تو ہماری زندگی اور موت کو راہ آل محمدؐ میں قرار دے۔

ایسی حیات جو تو چاہتا ہے،

ایسی موت جو تجھے پسند ہے،

بالکل اسی طرح جس طرح محمد وآل محمدؐ نے زندگی گزاری،

بالکل اسی طرح، جس طرح محمد وآل محمدؐ کی موت واقع ہوئی،

خون وشہادت کے بستر پر، پرشکوہ اور خدائی موت اور حضرت جعفر طیارؓ کے پروں کی طرح پر،

اے ربّ! ہماری زندگی کو، اے ربّ! ہماری موت کو، اسی طرح قرار دے، جس طرح تو چاہتا ہے۔

محمد وآل محمدؐ کی پیروی کرنے والے کو چاہیئے کہ زندگی میں توکل اور تقویٰ اختیار کرے، بصیرت ویقین کا چراغ لے کر چلے اور مبدا ومعاد (قیامت) کے عقیدہ کی راہ میں، شہادت کے خوبصورت لباس کو اپنے بدن پر زیب تن کرے۔

Presented by www.ziaraat.com

بنی امیہ، شجرۂ ملعونہ

اللّٰهُمَ إنَّ هٰذا يَومٌ تَبَرَّكَتْ بِهِ بَنُو أُمَيَّةَ وَابنُ آكِلَةِ الأكْبادِ اللَّعِينُ ابنُ اللَّعِينِ عَلىٰ لِسانِكَ وَلِسانِ نَبِيِّكَ ﷺ فِي كُلِّ مَوطِنٍ وَمَوقِفٍ وَقَفَ فِيهِ نَبِيُّكَ ﷺ اللّٰهُمَ الْعَنْ أَباسُفْيانَ وَمُعاوِيَةَ وَيَزِيدَ بْنَ مُعاوِيَةَ عَلَيهِم مِنْكَ اللَّعْنَةُ أَبَدَ الآبِدِينَ وَهٰذا يَومٌ فَرِحَتْ بِهِ آلُ زِيادٍ وَآلُ مَروانَ بِقَتْلِهِمُ الحُسَينَ عليه السلام

اللّٰهُمَ فَضاعِفْ عَلَيهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالعَذابَ

اے معبود! بے شک یہ (عاشور) وہ دن ہے کہ جس کو بنی امیہ اور کلیجے کھانے والی (ہند زوجہ ابوسفیان) کا بیٹا با برکت جانتے ہیں جو تیری اور تیرے رسولؐ کی زبان پر ہر جگہ اور ہر مقام پر جہاں تیرے نبی ٹھہرے ہیں، لعنت شدہ ہیں،

اے خدا! ابوسفیان، معاویہ اور یزید پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے لعنت کر۔ آج ایسا دن ہے جس روز آل زیاد اور آل مروان نے امام حسینؑ کو قتل کر کے خوشی منائی،

خدایا تو اپنی لعنت اور عذاب کو، ان پر دوچند کردے۔

عبداللہ بن سنان کہتا ہے:

ایک مرتبہ عاشورا کے روز امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ کو ایسی حالت میں دیکھا کہ آنسوؤں کے قطرے، موتیوں کے دانوں کی طرح، آپؑ کی آنکھوں سے آپ کے چہرے پر ٹپک رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: "آپ کیوں گریہ فرما رہے ہیں؟"۔

امامؑ نے فرمایا:

"کیا آپ کو نہیں معلوم؟... امام حسین علیہ السلام کو آج کے روز شہید کیا گیا ہے [۱]"

آزاد لوگوں کے رہنما و سالارؑ کی شہادت کی برسی کے موقع پر، آزاد لوگ اور شرفاء، اس کے سوگ میں غمگین ہیں، لیکن شکم پرست، اقتدار کے لالچی اور ظلم و ستم کی پیروی کرنے والے، خوشحال ہیں۔ خدا پرست لوگوں کی خوشی اور سرور کا دن، مشرکین کے لیے عزا کا دن ہوتا ہے اور موحد لوگوں کے سوگ اور غمی کے دن، دشمنان خدا، خوشی مناتے ہیں۔ یہ، حق و باطل اور نور و ظلمت کے درمیان، ایک فطری حالت ہے۔

عاشورا، امت اسلام کے لیے، عظیم سوگ کا دن ہے، دین کے ایک رہنما کے جدا ہوجانے کا دن ہے اور حجت خدا کے شہید ہوجانے کا دن ہے۔ یہ قتل عام اور "آل اللہ" کی اسیری کا دن ہے۔ یہ سید الشہداءؑ اور ان کے اصحابؓ کے خون بہائے جانے کا دن ہے۔ یہ غم اور ماتم کا دن ہے، لیکن بنی امیہ، اپنے بغض اور حسد کو ظاہر کرنے کے لیے، اس دن نئے کپڑے پہنا کرتے تھے، اپنے بال بنواتے تھے اور آرائش کرتے تھے۔ اس روز وہ جشن اور عید مناتے تھے، اپنے خاندان کے لیے، خوشی اور مسرت کی محفل جمایا کرتے تھے۔ وہ اس روز کو، پر برکت دن قرار دے کر اس روز ایک سال کے لیے اپنے خورد و نوش کا سامان ذخیرہ کرتے تھے اور اس روز کو وہ خجستہ و مبارک سمجھ کر، روزہ رکھتے تھے [۲]۔

لیکن اہل بیتؑ کی ثقافت اس کے بالکل برعکس ہے، یہ روز غم و اندوہ اور مصیبت کا روز ہے، اس روز روزہ رکھنا مناسب نہیں، اس روز دنیاوی کام کرنے اور زندگی کے روزمرہ امور کو انجام دینے کی مذمت کی گئی ہے۔ عاشور کے دن کے لیے حکم دیا گیا ہے کہ۔ بغیر اس کے کہ روزہ رکھیں اور روزے کی نیت کریں۔ کربلا میں امام حسینؑ اور آپؑ

۱/۔ وسائل الشیعہ، ج ۷، ص ۳۳۸۔ ۲/۔ شفاء الصدور فی شرح زیارۃ العاشور۔

Presented by www.ziaraat.com

کے اہل بیتؑ کی بھوک اور پیاس کی یاد میں کھانے اور پینے سے ممکنہ حد تک پرہیز کریں یا سوگواروں اور مصیبت زدہ لوگوں کی طرح سادہ کھانا کھائیں اور لباس اور کردار ورفتار میں نیز ظاہری حالت میں بھی خود کو صدمہ پہنچنے والوں کی طرح مصیبت زدہ ظاہر کریں، گریہ وزاری کریں، ذکر وعزاء کی مجالس قائم کریں اور ایک دوسرے کے لیے عاشورا کے روزے مصائب بیان کریں۔

امام صادقؑ نے عبداللہ بن سنان سے فرمایا:

"عاشورا کے روز، منجملہ بہترین کاموں میں سے ایک یہ ہے کہ صاف ستھرے کپڑے پہنیں اور مصیبت زدہ لوگوں کی طرح اس کے بٹن اور بازو کھلے رکھیں اور جب سورج اوپر چڑھ آتا ہے، دشت وصحراء یا ایسے مقام پر جہاں آپ کو کوئی نہ دیکھے چلے جائیں اور (دو دو رکعت کر کے) چار رکعت نماز پڑھیں، رکوع وسجود کو خضوع وخشوع کے ساتھ، بہتر انداز میں بجالائیں اور سلام کے بعد کربلا کی طرف رخ کر کے قبر امام حسینؑ کی سمت منہ کریں اور عاشورا اور سید الشہداءؑ اور ان کے اصحابؓ کی شہادت اور خاک وخون میں غلطاں ہونے کا منظر، نیز امام حسینؑ کے گھر والوں اور ان کی اولاد کی پریشان حالت کو اپنی آنکھوں کے سامنے مجسم کریں۔ امام حسینؑ پر درود وسلام اور آپؑ کے قاتلوں پر لعنت بھیجیں اور ان کے برے اعمال سے پروردگار کی بارگاہ میں بیزاری اور نفرت کا اظہار کریں اور ان سے برائت کا اعلان کریں۔ خداوند اس عمل کی وجہ سے، جنت میں آپ کے درجات میں اضافہ کرے گا...[1]"

اہل بیتؑ اور شیعوں کے اماموں اور پیشواؤں کی حالت یہ ہے اور ادھر دوسری طرف مروان، بنی امیہ، یزید بن معاویہ اور ان کے پیرو کاروں کے اعمال وہ ہیں۔ زیارت کے

۱۔ وسائل الشیعہ، ج ۵ ص ۲۲۵۔

اس فقرے میں، بنی امیہ کے منحوس درخت اور شجرہ ملعونہ کی ٹہنیوں اور پتوں پر بھی لعنت اور نفرین کی گئی ہے۔ منجملہ یزید ومعاویہ، ابوسفیان اور مروان وآل زیاد کے خاندان پر لعنت کی گئی ہے۔ کلیجہ کھانے والی ہند، معاویہ کی ماں تھی کہ جس نے جنگ "احد" میں، اسلام سے حسد کی وجہ سے، حضرت حمزہ سید الشہداءؑ کی شہادت کے بعد، آپ کے سینہ کو چاک کر کے، آپ کے کلیجہ کو نکالا اور اس پر اپنے دانت مارے۔ اس کے بعد، وہ "آکلة الاکباد" جگر خوار کے نام سے معروف ہوگئی۔

یزید، اسی ہند کی اولاد میں سے ہے اور یزید، خدا کی زبان پر اور رسول خداؐ کی زبان پر بھی لعنت شدہ ہے۔ قرآن مجید میں "والشجرة الملعونة فی القرآن" کی تعبیر کو، بنی امیہ کے خاندان کے ناپاک درخت کے ساتھ تفسیر کیا گیا ہے۔ پیغمبر اسلامؐ کی زبان کے مطابق، جب بھی آنحضرتؐ کو عاشورائے حسینی اور ماجرائے کربلا کی یاد آتی، اپنے بیٹے حسینؑ کی شہادت کی طرف اشارہ کرتے اور اس کے قاتل پر لعنت کرتے اور خداوند سے، قاتلوں کے لیے ذلت وعذاب کی دعا کرتے اور یہ کام ہر جگہ، ہر زمانے، ہر وقت اور ہر حالت میں کرتے۔

ابوسفیان، بنی امیہ کے نفرت آور درخت اور شجرہ ملعونہ کی جڑ تھا اور اس کی اولاد، اس اصل درخت کی شاخیں اور پتے تھے۔ اسلام اور پیغمبرؐ کی عداوت ہمیشہ، ابوسفیان کے سینے میں موجود تھی اور یہی سارے فتنوں کی جڑ تھا۔ بہت سی خرابیوں، بدکاریوں اور سازشوں میں یا خود اس نے اصلی کردار ادا کیا ہے یا چند واسطوں کے ساتھ، ان کا اصلی سبب یہی شخص تھا۔ اس آلودہ خاندان نے ستم ڈھائے، ہتک عزت کی، خون بہائے اور اسلام کا مذاق اڑایا۔ بعض لوگوں نے منافقانہ طور پر اسلام کو تسلیم کیا تھا، وہ لوگ ہرگز دل سے مسلمان اور مؤمن نہیں ہوئے تھے۔ اسی لیے تو لعنت کے شائستہ اور نفرین وعذاب

Presented by www.ziaraat.com

کے مستحق ہیں۔

اسلام پر جو ظلم وستم انہوں نے ڈھایا، کسی اور نے نہیں کیا۔ چھٹی صدی کے معروف ایرانی شاعر وعارف "حکیم سنائی" نے کیا خوب کہا ہے:

داستان پسر ہند مگر نشنیدی که از او وسه کس او به پیمبر چه رسید؟!
پدر او، درّ دندان پیمبر بشکست مادر او، جگر عمّ پیمبر بمکید
او به ناحق، حق داماد پیمبر بگرفت پسر او سر فرزند پیمبر، ببرید
بر چنین قوم، تو لعنت نکنی شرمت باد

(ترجمہ: کیا پسر ہند کی داستان آپ نے نہیں سنی، کہ اس نے اور اس کے خاندان کے تین لوگوں نے پیغمبرؐ کے ساتھ کیا کیا ہے؟! اس کے باپ نے آنحضرتؐ کے دندان مبارک کو شہید کیا، اس کی ماں نے آنحضرتؐ کے چچا کے کلیجہ کو چبایا، خود اس نے آنحضرتؐ کے داماد کا حق غصب کیا، اس کے بیٹے نے آنحضرتؐ کے نواسے کا گلہ کاٹا، اگر تم ایسی قوم پر لعنت نہ کرو گے تو تجھے شرم آنی چاہیے۔)

دوستی اور دشمنی، خدا کے ساتھ تقرب کا ذریعہ

اللّٰهُمَ إنِّي أتَقَرَّبُ إلَيكَ فِي هٰذا اليَومِ وَفِي مَوقِفِي هٰذا وَأيّـامِ حَيٰاتِي بِالبَرَآئَةِ مِنْهُم وَاللَّعْنَةِ عَلَيهِم وَبِالمُوَالاةِ لِنَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ عَلَيهِ وَعَلَيهِمُ السَّلامُ
اللّٰهُمَ الْعَنْ أوَّلَ ظالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآخِرَ تٰابِعٍ لَهُ عَلىٰ ذٰلِكَ
اللّٰهُمَ الْعَنِ العِصابَةَ الَّتِي جاهَدَتِ الحُسَينَ وَشٰايَعَتْ وَبايَعَتْ وَتٰابَعَتْ عَلىٰ قَتْلِهِ
اللّٰهُمَ الْعَنْهُم جَمِيعاً

اے معبود! آج کے دن اور اس مقام پر اور اپنی پوری زندگی میں، ان سے بیزاری، ان پر نفرین اور تیرے نبیؐ اور تیرے نبیؐ کی آلؑ سے دوستی کے ذریعہ، تیرا تقرب چاہتا ہوں،

اے خدا! محروم کر اپنی رحمت سے، سب سے پہل کرنے والے اس ظالم کو جس نے محمد وآل محمدؐ کا حق ضائع کیا اور اس پر بھی لعنت کر جس نے آخر میں اس ستم کرنے میں اس کی پیروی کی،

اے معبود! لعنت کر اس گروہ پر، جس نے امام حسینؑ سے جنگ کی، نیز ان پر بھی جو امام حسینؑ کے قتل میں ان کے ساتھی، ہمراہی اور ہم رائے تھے،

اے ربّ! ان سب پر لعنت بھیج۔

اس زیارت میں "تولیٰ" و "تبریٰ" اور "دوستی" و "دشمنی" کا مسئلہ، متعدد بار ذکر ہو

Presented by www.ziaraat.com

رہا ہے۔ اس سے اس مسئلہ کی اہمیت اور حساسیت کا اندازہ ہوتا ہے، کیونکہ ایک دل میں دو دلبروں اور معشوقوں کا عشق نہیں رکھا جاسکتا اور ایک آن میں، دو طرف نہیں دیکھا جاسکتا۔ خداوند نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: "ماجعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ[1]" کسی کے بھی دو دل نہیں ہوتے اور اس ایک دل کے ساتھ، آل رسولؐ کے ساتھ دوستی کرنی چاہیے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی۔ اہل بیت عصمت وطہارتؑ کی طرف جذب ہونا چاہیے اور باطل کی پیروی کرنے والوں سے بیزاری کا اظہار کرنا چاہیے اور خود یہ برائت کا اعلان اور بیزاری کا اظہار، خداوند کی ذات سے تقرب کا ذریعہ ہے۔

خدا سے تقرب حاصل کرنا، ان سے برائت کرنے اور پیغمبرؐ اور اس کی آلؑ سے ولایت رکھنے اور دوستی کرنے کے ذریعہ، نہ فقط ایک دن اور ایک سال کے لیے، بلکہ ہمیشہ اور ہر جگہ ہونا چاہیے، چاہے زیارت کے وقت ہو یا عمر بھر میں ہر روز "فی موقفی ھذا وفی ایام حیاتی"۔ اگر ہم اولاد پیغمبرؐ کے قاتلوں اور دشمنوں سے اپنی بیزاری کا اعلان نہ کریں تو کس پر لعنت بھیجیں؟! اگر ہم نبیؐ کے گھرانے اور خاندان وحی کے ساتھ اپنی محبت، عقیدت اور وابستگی کا اظہار نہ کریں تو کس کے ساتھ دوستی اور مودت رکھیں؟

گر بر کنم دل از تو و بر دارم از تو مہر   این مہر بر کہ افکنم، آن دل کجا برم؟!

(ترجمہ: اگر تجھ سے اپنے دل اور اپنی عقیدت و محبت کو کھو بیٹھوں تو یہ مہر و محبت کس سے کروں اور یہ دل کہاں لے جاؤں؟!)

پھر لعنت کے مستحق کون لوگ ہیں؟

اس زیارت میں جو چیز سامنے آئی ہے وہ، خاندان بنی امیہ، آل مروان، شمر، یزید، معاویہ، آل زیاد، آل سفیان اور محمد وآل محمدؐ کے حق میں ظلم کرنے والوں پر مکرر اور

1/۔ سورۂ احزاب، آیت/ ۴۔

نہایت ہی شدید انداز میں لعنتیں ہیں اور حقیقت میں یہ لعنت کے شائستہ لوگوں پر اس کے بھیجنے کی سمت کو معین کرنا ہے۔

جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے، خدا اور اس کے رسولؐ کی زبان پر اور آیات وروایات میں، بہت سے ناپاک وفاسد لوگوں، شیطان وابلیس، نیز کفار ومنافقین اور جھوٹے لوگوں پر لعنت کی گئی ہے۔ یہاں پر اور اس زیارت میں، کئی بار ان پر لعنت کا مسئلہ پیش ہو رہا ہے اور امام حسینؑ اور آپکے اصحابؓ کے دشمنوں اور قاتلوں کو ملعون لوگوں کے مصادیق کے طور پر پہچنوایا جارہا ہے اور لعنت کے واقعی مستحق لوگوں کو واضح کیا جارہا ہے اتنی لعنتوں کی وجہ جاننے کیلیے اس زمانے کی تاریخ نہایت ہی اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

بنی امیہ اور آل مروان کی حکومت کے دور میں، ستمگر حاکموں کی عداوت اور انکے حسد کی آگ اس حد تک بڑھ چکی تھی کہ خلافت سے وابستہ خود فروختہ خطباء اور حکومتی واعظین، خطبوں کے آغاز میں، ناپاک بنی امیہ کے خاندان کی تعریف و تمجید کرتے ہوئے، علی ابن ابی طالبؑ پر لعنت کرتے تھے اور یہ کام خلفائے بنی امیہ کے حکم سے ہوتا تھا۔ علیؑ اور اولاد علیؑ پر لعنت کرنا، ایک اہم ضرورت، سنت جاریہ اور معمول کا کام بن چکا تھا، اسی لیے علیؑ اور اولاد علیؑ پر سبّ کرنا اور ان کی بدگوئی کرنا عادی ہوچکا تھا اور یہ کام اس حد تک عام ہوچکا تھا کہ حضرت امام حسنؑ اور معاویہ کے درمیان جنگ ترک کرنے کے پیمان صلح میں، ایک شق، حضرت علیؑ کو گالی نہ دینے اور سبّ نہ کرنے کے بارے میں تھی اور یہ کہ حضرت علیؑ کو اچھے الفاظ میں یاد کیا جائے گا۔[1] لیکن معاویہ نے، جو کسی قسم کے عہد وپیمان کی پابندی نہیں کرتا تھا، اس شرط کی بھی خلاف ورزی کی اور اقتدار پر مکمل قبضہ کرنے کے بعد بھی اس نے سبّ اور لعن کا سلسلہ جاری رکھا اور لوگ

1/۔ حیاۃ الامام الحسن بن علیؑ، باقر شریف القرشی، ج ۲ ص ۲۳۷۔

Presented by www.ziaraat.com

اس کے حکم کے مطابق، اس برے اور ناپسند عمل کو انجام دینے کے پابند تھے اور خطباء بھی نماز جمعہ اور عید کی نمازوں کے خطبوں میں اس پر عمل کرتے تھے اور اگر کوئی اس پر عمل نہ کرتا تو اس سے بازپرس ہوتی اور اس کی سرزنش کی جاتی اور اس کا شمار خطاکاروں میں سے ہوتا(۲)۔

معاویہ نے یہ روش، اپنے اقتدار کے استحکام اور امامؑ کے نفوذ اور امامؑ کی شخصیت کو ختم کرنے کے لیے اپنائی تھی۔ ان گالیوں کی برگشت، اصل میں خدا کو گالیاں دینے کی طرف ہے، کیونکہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے: جو شخص علی پر سبؔ کرے اس نے مجھ پر سبؔ کی ہے اور جو شخص مجھے برا بھلا کہے اس نے خدا پر سبؔ کی ہے "من سبّ علیاً فقد سبّنی و من سبّنی فقد سبّ اللہ(۳)"۔

سبؔ کرنے کا یہ طریقہ، اسی طرح بنی امیہ کے خلفاء کے دور میں رائج تھا، یہاں تک کہ یہ کام "عمر بن عبدالعزیز" کے زمانے میں ختم ہوا۔ جب وہ خلافت پر پہنچا تو اس نے ایک حکم نامے کے تحت، تمام والیوں اور عملداروں کو حکم دیا کہ اس کام سے پرہیز کیا جائے۔ اس خلیفہ کا ایک علیحدہ موقف تھا، اس نے سبؔ کو منع کرنے کے ساتھ ساتھ، یہ بھی حکم دیا کہ "فدک" بھی اولاد زہراؑ کو واپس کردیا جائے۔ حضرت علیؑ اور اولاد علیؑ پر سبؔ کا حکم دینے کی تجویز دینے والے اور اس پر عمل کرنے والے ایسے افراد تھے، جو اپنی آلودگی اور مظالم کی وجہ سے، سب سے زیادہ خدا اور لوگوں کی لعنت، نفرت اور نفرین، نیز دنیاوی ذلت اور اخروی عذاب کے مستحق تھے۔

زیارت کے اس پیراگراف کے آخری جملوں میں، محمد وآل محمدؑ اور ان کی پیروی کرنے

۱/۔ حیاۃ الامام الحسن بن علیؑ، باقر شریف القرشی، ج ۲ ص ۲۳۹۔

۲/۔ حیاۃ الامام الحسن بن علیؑ، باقر شریف القرشی، ج ۲ ص ۲۳۹ (بہ نقل از مستدرک الحاکم، ج ۳ ص ۱۲۱، وذخائر العقبیٰ، ص ۶۶)۔

والوں پر ظلم وستم کی بنیاد رکھنے والوں پر لعنت کرنے کے علاوہ، اس جماعت اور گروہ پر بھی لعنت کی گئی ہے جس نے امام حسینؑ کے ساتھ جنگ کر کے، آپ کو رنج ومشقت میں ڈال دیا۔ ان لوگوں پر بھی لعنت کی گئی ہے جنہوں نے جنگ بھڑکانے والوں کی پیروی کی اور یزید کی حکومت کے ساتھ بیعت کی۔ ان لوگوں پر بھی لعنت بھیجی گئی ہے جنہوں نے یزید کا حکم مانتے ہوئے امام حسینؑ اور آپ کے باوفا ساتھیوں کو قتل کیا۔ یہ سب لوگ خدا کی لعنت اور نفرت وبیزاری کے مستحق ٹھہرے ہیں، کیونکہ ان میں سے ہر ایک، کسی نہ کسی صورت میں اس عظیم ظلم میں شریک ہے، کوئی براہ راست جنگ میں شریک ہونے کی وجہ سے اور کوئی امام حسینؑ کے قتل پر قلبی طور پر راضی ہونے کی وجہ سے، کوئی اسلحہ اور فوجی ساز وسامان فراہم کرنے اور کوئی افرادی قوت کی رہنمائی اور جمع آوری کرنے کی وجہ سے اور کوئی بیعت کے ذریعہ باطل حکومت کے استحکام اور کوئی یزیدی لشکر میں شامل ہوکر اس میں اضافہ کرنے کی وجہ سے اور کوئی یزیدی لشکر کے حق میں نعرے لگانے کی وجہ سے اور کوئی جعلی روایات بنا کر لوگوں کا شعور تبدیل کرنے کی وجہ سے، یہ سب لوگ، جرم میں شریک گروہ "عصابہ" ہے اور امام حسینؑ اور آپ کے باوفا اصحابؓ کے خون میں ان لوگوں کا ہاتھ رنگا ہوا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

پیمان وعہد کی تجدید اور میثاق کی تحکیم

السَّلامُ عَلَيكَ يَاأَبَا عَبدِاللهِ وَعَلَى الأَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنَائِكَ عَلَيكَ مِنِّي سَلامُ اللهِ أَبَداً مَابَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيلُ وَالنَّهَارُ وَلا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي لِزِيَارَتِكُم السَّلامُ عَلَى الحُسَينِ وَعَلَى عَلِيِّ بنِ الحُسَينِ وَعَلَى أَوْلادِ الحُسَينِ وَعَلَى أَصْحَابِ الحُسَينِ

سلام ہو آپ پر، یا ابا عبداللہ الحسین اور ان روحوں پر جو آپ کے آستان پر آرام فرما ہیں۔ آپ پر میری طرف سے خدا کا سلام ہو ہمیشہ جب تک میں زندہ ہوں اور جب تک دن رات باقی ہیں۔ خدا آپ کی اس زیارت کو میری آخری زیارت قرار نہ دے۔

سلام ہو حسینؑ پر اور شہزادہ علی اکبر فرزند حسینؑ پر، سلام ہو حسینؑ کی اولاد اور حسینؑ کے اصحابؓ پر۔

زیارت کے آخر میں پہنچ چکے ہیں۔ زیارت "سلام" سے شروع ہوئی اور "سلام" پر ہی ختم ہوئی۔ حسینؑ پر سلام ہو، آپ کے باوفا اصحاب پر سلام ہو، سلام ہو ان پاک جانوں پر جو آپؑ کے آستان اور آپؑ کے جوار میں آرام فرما ہیں۔ ان باوفا اصحاب کا حال کچھ اس طرح ہے:

عمریست، دل بہ مہر ووفای تو بستہ ایم — پیوند با تو بستہ واز خود گسستہ ایم
مارا چو در حریم وصال تو، راہ نیست — دل بر امید، بر سر راہی نشستہ ایم
با خود، خیال آرزوئی بستہ ہر کسی — ما، دیدہ از دو عالم ودل در تو بستہ ایم

(ترجمہ: ایک عرصے سے آپ کے مہر ووفا سے دل لگا رکھا ہے، آپ کا دامن تھام کر ہم خود سے بے خود ہوگئے ہیں، ہمارے لیے چونکہ آپ کے حریم وصال میں کوئی راہ نہیں، اس لیے امید لگائے، راستے میں بیٹھے ہیں، ہر ایک نے اپنے خیال میں ایک آرزو لگا رکھی ہے، لیکن ہم نے دونوں جہاں میں آنکھ بند کر کے، اپنے دل کو آپکے حوالے کر رکھا ہے)

سلام ہو ان منائے عشق میں قربانی ہونے والوں پر،
سلام ہو ان سچے اور خالص اسماعیل جیسے اصحاب پر،
سلام ہو ان باوفا اصحاب پر۔

ان پر ہمارا سلام ہو، خدا کا سلام ہو، رسولوں اور اماموں کا سلام ہو اور مقرب فرشتوں کا سلام ہو،

ان پر سلام ہو، جب تک ہم ہیں، جب تک شب وروز ہے، ہمیشہ اور ہر جگہ پر۔ ہم نے ہمیشہ کے لیے، خدا سے زیارت کی توفیق مانگی ہے اور یہ کہ یہ ہماری آخری زیارت اور اس زیارت کے ذریعہ یہ ہمارا آخری عہدنامہ نہ ہو، ہماری آخری توجہ امام حسینؑ کے روضہ پر نہ ہو، بلکہ ہر جگہ اور ہمیشہ، امام حسینؑ کی یاد میں اور اس کے زائر ہوں اور اس کی محبت وولایت کی مشعل کو ہمیشہ کے لیے اپنے دل میں جلا کر رکھیں۔ ہماری روح اور ہمارا نفس، ہمیشہ "زیارت" و دیدار کی حالت میں رہے۔

پھر بھی لعنت کا ذکر ہوا ہے اور پھر دشمنوں سے بیزاری کا اظہار کیا گیا ہے۔ ہم نے خدا سے دعا کی ہے کہ یزید بن معاویہ پر لعنت کرے، کیونکہ اس ظالم نے اپنے اقتدار کے پہلے سال، کربلا میں قتل عام کیا اور امام حسینؑ کے اہل بیتؑ کو اسیر بنایا، اپنی حکومت کے دوسرے سال، اپنے لشکر والوں کو مدینہ بھیجا اور لوگوں کو سرکوب کر کے، قتل وغارت کا سلسلہ شروع کیا، کہ جس کی وجہ سے ہزاروں لوگ قتل عام ہوئے، مسلمانوں کی ناموس

Presented by www.ziaraat.com

پر تجاوز کیا، نیز فساد وفحشاء کا ارتکاب کیا، تیسرے سال میں، شہر مکہ پر حملہ کیا اور اس مرکز توحید اور قبلہ اسلام پر منجنیق چلایا۔

ایک اور لعنت "عبید اللہ زیاد" پر کی گئی ہے کہ جو کوفہ کا والی تھا اور جس نے مسلم بن عقیل سفیر حسینؑ اور ہانی کو شہید کیا، جس نے امام حسینؑ کے ساتھ جنگ کے لیے ایک عظیم لشکر فراہم کیا اور جس نے امام حسینؑ، آپؑ کے اصحاب اور آپؑ کے گھر والوں کے قتل اور ان کے محاصرے کا حکم دیا۔ اس کا دوسرا نام "ابن مرجانہ" ہے۔

ایک اور لعنت "عمر سعد" پر کی گئی ہے کہ جو کربلا میں موجود فوجوں کا کمانڈر تھا اور جو براہ راست امام حسینؑ کے اصحاب پر حملہ کرنے اور اس عظیم قتل عام میں ملوث تھا۔

اسی طرح "شمر" پر بھی لعنت کی گئی ہے کہ جو امام حسینؑ کا قاتل تھا اور جس نے حسین بن علیؑ کے سر مطہر کو بے رحمی کے ساتھ پیچھے کی طرف سے جدا کیا۔

ایک اور لعنت، قیامت کے روز تک، آل ابوسفیان، آل زیاد اور آل مروان پر کی گئی ہے۔ اسلامی حکومت، یزید کے بعد، ابوسفیان کی اولاد سے، مروان کے ہاتھ آگئی۔ اس نے بھی اپنی نو مہینوں کی حکومت میں، سیاست معاویہ کی پیروی کی اور "عبید اللہ زیاد" جیسے ظالم وستمگر لوگوں کو پناہ دی۔ اس کے بعد "عبد الملک مروان" نے منصب حکومت سنبھالا اور "حجاج ثقفی" کو اقتدار وامارت تک پہنچایا اور قتل وغارت کا حکم دیا اور ۲۱ سال جابرانہ حکومت کے بعد دنیا سے چلا گیا۔ اس کے بعد "ولید بن عبدالملک" مسلمانوں پر مسلط ہوگیا اور اس نے کوئی ظلم باقی نہیں چھوڑا۔ ۹ سال بعد اس کا بھائی "سلیمان بن عبدالملک"۔ کہ جو ناپاک، شکم پرست اور شہوت ران تھا۔ نے اقتدار سنبھالا اور وقت نے اسے مطلق العنانی اوعیاشی کی دو سال سے زیادہ مہلت نہ دی۔ یہ ہیں آل مروان، آل زیاد اور آل ابوسفیان، کہ جو "ائمہؑ" کے مقابلے میں اور "اہل بیت پیغمبرؐ" کے برحق

گروہ کے سامنے کھڑے تھے۔ ان لوگوں نے اپنے عزیز واقارب کو مسلمانوں کے گردے پر مسلط کیا اور مسلمانوں کے اموال اور بیت المال کو خورد برد کیا اور عیاشی وے خواری، فسق وفجور، شراب وشہوت، اشرافیت و تجمّل، عشرت ولذت اور قصر نشینی کی بساط پھیلائی اور "خلافت رسول اللہؐ" کے عظیم مقام پر غاصبانہ قبضہ کر کے بیٹھ گئے اور رسول خداؐ کے خلاف اقدام کیا اور آپؐ کے خلاف قلم چلایا اور عمل کیا۔ قیامت کے روز تک، ان تمام ناپاک لوگوں پر خدا کی لعنت ہو۔

Presented by www.ziaraat.com

سچے عاشقوں کا مقام، صبر و رضا کی منزل ہے

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشّاكِرِينَ لَكَ عَلىٰ مُصابِهِم الحَمْدُلِلّٰهِ عَلىٰ عَظِيمِ رَزِيَّتِي
اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَفاعَةَ الحُسَينِ يَومَ الوُرُوْد...

اے معبود! تیرے لیے ہے حمد، وہ حمد جو عزاداری پر تیرا شکر بجا لانے والے کرتے ہیں، حمد ہے خدا کے لیے جس نے مجھے عزاداری نصیب کی۔

اے خدا! صحرائے محشر کے روز مجھے حسینؑ کی شفاعت سے بہرہ مند فرما اور جب تیرے پاس آؤں تو مجھے حسینؑ اور ان اصحابؓ کے ساتھ ثابت قدم رکھ، جنہوں نے امام حسینؑ کے لیے اپنی جانوں کی قربانی دی۔

گر آسودہ، ور مبتلا، می پسند پسندیدم، آنچہ خدا می پسند
چرا دست یازم؟ چرا پای کوبم؟ مرا، دست و پی دست و پا می پسند

(ترجمہ: کوئی آسائش و آرام پسند کرتا ہے اور کوئی امتحان، میں وہ چیز پسند کرتا ہوں جو خدا پسند کرتا ہے، میں کیوں ہاتھ پھیلاؤں اور کیوں بے صبری کروں؟ مجھے بغیر ہاتھ اور پاؤں کے پسند کرتا ہے۔ یعنی خدا صبر و شکر کرنے پر اجرا دے گا)

ان تمام جانسوز مصائب کے باوجود، ان تمام عظیم سوگوں کے باوجود اور ان تمام دلخراش شہادتوں کے باوجود، پھر بھی خدا کا شکر و سپاس ادا کرتے ہیں۔ مصیبت پر صبر، شکر اور راضی ہونا بھی، اہل بیتؑ کے عشق و محبت کے ثمرات میں سے ہے۔ خدا کی

ذات کے لئے ان مصائب پر راضی ہوجاتے ہیں اور خدا کی حمد کرتے ہیں، کیونکہ "البلاء للولاء"

اگر با دیگرانش بود میلی چرا ظرف مرا بشکست لیلی

خدا سے دعا کی ہے کہ قیامت کے روز۔ یوم الورود۔ ہمیں امام حسینؑ کی شفاعت نصیب فرمائے اور اپنی بارگاہ میں ہمیں امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کے ساتھ ثابت قدم رکھے، جنہوں نے امام حسینؑ کی راہ میں اپنے خون کو نثار اور ایثار کیا۔ یہ ہے میثاق کی تجدید اور عہد و پیمان کا استحکام۔ دنیا میں حسینؑ کے ساتھ ہونا، اس کے عشق سے لبریز رہنا، اس کی زیارت کرنا اور آخرت میں اس کی شفاعت سے بہرہ مند ہونا اور کامیاب ہونا۔ یہ ہے حسینی زندگی اور اہل بیتؑ کے عشق وولایت کا ثمرہ۔ ہر کوئی قیامت کے روز، اپنے محبوب کے ساتھ محشور ہوگا۔

اور... امام حسینؑ، پوری تاریخ کے تمام عاشورا والوں کے محبوب ہیں۔

والسلام علی من اتبع الهدی

Presented by www.ziaraat.com

زیارت عاشورا

عاشورا کے دن زیارتِ امام حسینؑ

معلوم ہو کہ عاشورا کے دن کے لیے امام حسین علیہ السلام کی بہت سی زیارتیں نقل ہوئی ہیں اور ہم بغرضِ اختصار دو ہی زیارتوں پر اکتفا کریں گے، قبل ازیں دوسرے باب میں روزِ عاشورا کے اعمال میں ایک زیارت لکھی گئی ہے اور وہ مطالب بھی وہاں ذکر ہوئے ہیں جو اس مقام کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں۔ اب رہیں دو زیارتیں تو ان میں سے پہلی وہی زیارتِ عاشورا ہے کہ جو معروف ہے اور دُور و نزدیک سے پڑھی جاتی ہے، اس کی تفصیل جیسا کہ شیخ ابُوجعفر طوسی نے کتاب مصباح میں فرمائی کچھ اس طرح ہے کہ محمد بن اسماعیل بن بزیع نے صالح بن عقبہ سے، اس نے اپنے باپ سے اور اس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص دسویں محرم کے دن امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اور اس کے ساتھ وہاں گریہ بھی کرے تو روزِ قیامت وہ خدا سے ملاقات کرے گا دو ہزار حج دو ہزار عمرہ اور دو ہزار جہاد کا ثواب رکھتے ہوئے کہ جن کا ثواب اس شخص کے ثواب کے برابر ہوگا جس نے حج، عُمرہ اور جہاد حضرت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کے ساتھ ہو کر کیا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی آپ پر قربان ہو جاؤں ایسے شخص کے لیے کیا ثواب ہے جو کربلا سے دُور دراز کے شہروں میں رہتا ہو اور اس کے لیے عاشور کے دن مزارِ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو آنا ممکن نہ ہو؟ آپ نے فرمایا کہ اس

Presented by www.ziaraat.com

صورت میں وہ شخص صحرا میں چلا جائے یا اپنے گھر کی سب سے اُونچی چھت پر چڑھے اور حضرت کی طرف اشارہ کرتے ہُوئے سلام کرے اور آپ کے قاتلوں پر جتنی ہو سکے لعنت بھیجے، پھر دو رکعت نماز پڑھے اور یہ عمل دن کے پہلے حصّے میں زوال سے قبل بجا لائے، بعد میں امام حسین علیہ السلام کے لیے روئے اور فریاد بلند کرے۔ نیز گھر میں جو افراد ہوں اگر ان سے تقیہ نہ کرنا ہو تو انہیں بھی کہے کہ وہ گریہ کریں۔ اس طرح وہ اپنے گھر میں سوگواری اور گریہ زاری کی صُورت بنائے اور حضرت کے مصائب پر باآواز بلند روتے ہُوئے وہ لوگ ایک دوسرے سے تعزیت کریں۔ تو میں خدا کی طرف سے ان لوگوں کے لیے ضامن ہوں کہ اگر وہ اس طرح عمل کریں تو ان کو بھی وہی پُورا ثواب ملے گا، مَیں نے عرض کی کہ آپ پر قربان ہو جاؤں! آیا آپ اس ثواب کے ضامن وکفیل ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں میں ہر اس شخص کے لیے اس ثواب کا ضامن وکفیل ہُوں۔ جو یہ عمل انجام دے، تب میں نے عرض کی کہ وہ لوگ کس طرح ایک دوسرے سے تعزیت کریں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ ایک دوسرے سے یہ کہیں؛

اَعْظَمَ اللّٰهُ اُجُوْرَنَا بِمُصَابِنَا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَنَا وَاِيَّاكُمْ

خدا ہماری جزاؤں میں اضافہ کرے اس سوگواری پر جو ہم نے امام حسین علیہ السلام کے لیے کی اور ہمیں تمہیں ان کے خون کا بدلہ

مِنَ الطَّالِبِيْنَ بِثَارِهٖ مَعَ وَلِيِّهِ الْاِمَامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

لینے والوں میں قرار دے ان کے وارث امام مہدیؑ کی ہمراہی میں جو آلِ محمد علیہم السلام میں سے ہیں۔

اگر ایسا ممکن ہو تو دسویں محرم کے دن کوئی شخص اپنے ذاتی اغراض کے لیے کہیں نہ جائے کیونکہ یہ دن نحس ہے جس میں کسی مؤمن کی حاجت براری نہیں ہوتی اور اگر حاجت پُوری ہو بھی جائے تو وہ اس مؤمن کے لیے بابرکت نہیں ہوگی اور وہ اس میں بھلائی نہ دیکھے گا۔ نیز کوئی مُومن اس دن اپنے گھر کے لیے ذخیرہ نہ کرے کہ جو شخص اس دن کوئی چیز ذخیرہ کرے گا اس میں برکت نہ ہوگی اور وہ اس کے لیے مفید ثابت نہیں ہوگی نہ ان افراد کے لیے جن کی خاطر وہ ذخیرہ کیا ہے۔ پس جو لوگ یہ عمل بجالائیں گے تو خدائے تعالےٰ ان کے نام ہزار حج ہزار عُمرہ اور ہزار جہاد کا ثواب لکھے گا جو انہوں نے حضرت رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہمراہی میں کیا ہو، اس کے علاوہ ان کے لیے ہر پیغمبر رسُول وصی اور شہید

کی مصیبت زدگی کا ثواب ہوگا خواہ وہ طبعی موت سے فوت ہُوا ہو یا شہید کیا گیا ہو اس وقت سے جب خدا نے اس دُنیا کو پیدا کیا اور اس وقت تک جب قیامت بپا ہوگی۔ صالح ابن عقبہ اور سیف ابن عمیرہ کا بیان ہے کہ علقمہ ابن محمد حضرمی نے کہا مَیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ مجھے ایسی دُعا بتایئے کہ جسے میں دسویں محرم کے دن امام حسین علیہ السلام کی نزدیک سے زیارت کرتے وقت پڑھوں اور ایسی دُعا بھی تعلیم فرمائیں کہ جو میں اس وقت پڑھوں جب نزدیک سے حضرت کی زیارت نہ کر سکوں اور مَیں دُور کے شہروں سے اور اپنے گھر سے اشارے کے ساتھ امام حسین علیہ السلام کو سلام پیش کروں۔ آپ نے فرمایا کہ اے علقمہ! جب تم دو رکعت نماز ادا کر لو اور اس کے بعد سلام کے لیے حضرت کی طرف اشارہ کرو تو اشارہ کرتے وقت تکبیر کہنے کے بعد یہ دُعا پڑھو۔ پس جب تم یہ دُعا پڑھو گے تو بے شک تم نے ان الفاظ میں دعا کی ہے کہ جن الفاظ سے وہ فرشتے دُعا کرتے ہیں جو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے آتے ہیں، چنانچہ خدا تمہارے لیے دس لاکھ درجے لکھے گا اور تم اس شخص کی مانند ہوگے جو حضرت کے ہمراہ شہید ہُوا ہو اور تم اس کے درجات میں حصّہ دار بن جاؤ گے۔ نیز تم ان افراد میں شمار کیے جاؤ گے جو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید ہُوئے ہیں۔ نیز تمہارے لیے ہر نبی و رسُول کا اور امام مظلومؑ کے ہر زائر کا ثواب لکھا جائے گا اس دن سے کہ جب آپ شہید ہُوئے ہیں سلام ہو آپ پر اور آپ کے خاندان پر پس وہ زیارت عاشورا یہ ہے؛

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے ابا عبداللہ سلام ہو آپ پر اے رسولؐ خدا کے فرزند سلام ہو

عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ

آپ پر اے امیرالمومنینؑ کے فرزند اور اوصیا کے سردار کے فرزند سلام ہو آپ پر اے فرزند

فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ

فاطمہؑ جو جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں سلام ہو آپ پر اے قربان خدا اور قربان خدا کے فرزند

وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَآئِكَ عَلَيْكُمْ

اور وہ خون جس کا بدلہ لیا جانا ہے سلام ہو آپ پر اور ان روحوں پر جو آپ کے آستاں میں مدفون ہیں آپ سب پر

Presented by www.ziaraat.com

مِنِّي جَمِيعًا سَلَامُ اللهِ اَبَدًا مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ لَقَدْ

میری طرف سے خدا کا سلام ہمیشہ جب تک میں باقی ہوں اور رات دن باقی ہیں اے ابا عبداللہ آپ کا سوگ

عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيعِ اَهْلِ

بہت بھاری اور بہت بڑا ہے اور آپ کی مصیبت بہت بڑی ہے ہمارے لیے اور تمام اہل اسلام

الْاِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيبَتُكَ فِي السَّمٰوَاتِ عَلَى جَمِيعِ اَهْلِ

کے لیے اور بہت بڑی اور بھاری ہے آپ کی مصیبت آسمانوں میں تمام آسمان والوں کے

السَّمٰوَاتِ فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ

لیے پس خدا کی لعنت اس گروہ پر جس نے بنیاد ڈالی آپ پر ظلم وستم کرنے کی اے اہل

الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ

بیت اور خدا کی لعنت اس گروہ پر جس نے آپ کو آپ کے مقام سے ہٹایا اور آپ کو اس مرتبے سے گرایا جو

الَّتِي رَتَّبَكُمُ اللهُ فِيهَا وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِينَ

خدا نے اس مقام میں آپ کو دیا خدا کی لعنت اس گروہ پر جس نے آپ کو قتل کیا اور خدا کی لعنت ان پر جنہوں نے

لَهُمْ بِالتَّمْكِينِ مِنْ قِتَالِكُمْ بَرِئْتُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَمِنْ

ان کو آپ کے ساتھ جنگ کرنے کی قوت فراہم کی میں بری ہوں خدا کے اور آپ کے سامنے ان سے ان کے

اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَاَوْلِيَائِهِمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ

مددگاروں ان کے پیروکاروں اور ان کے دوستوں سے اے ابا عبداللہ میری صلح ہے آپ سے صلح کرنے والے

سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللهُ آلَ زِيَادٍ

سے اور میری جنگ ہے آپ سے جنگ کرنے والے سے روز قیامت تک اور خدا لعنت کرے اولاد زیاد

وَّآلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللهُ بَنِي اُمَيَّةَ قَاطِبَةً وَّلَعَنَ اللهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَ

اور اولاد مروان پر خدا اظہار بیزاری کرے بنی امیہ سے ہر صورت میں خدا لعنت کرے ابن مرجانہ پر خدا لعنت

لَعَنَ اللهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَّلَعَنَ اللهُ شِمْرًا وَّلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ

کرے عمر بن سعد پر خدا لعنت کرے شمر پر اور خدا لعنت کرے جنہوں نے زین کسی

وَاَلْجَمَتْ وَتَنَقَّبَتْ لِقِتَالِكَ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِي بِكَ

لگام دی گھوڑوں کو اور لوگوں کو للکارا آپ سے لڑنے کے لیے میرے ماں باپ آپ پر قربان یقیناً آپ کی خاطر میرا غم بڑھ گیا ہے

فَاَسْئَلُ اللهَ الَّذِي اَكْرَمَ مَقَامَكَ وَاَكْرَمَنِي بِكَ وَاَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِكَ

پس سوال کرتا ہوں خدا سے جس نے آپ کو شان عطا کی اور آپ کے ذریعے مجھے عزت دی یہ کہ وہ مجھے آپ کے خون کا

مَعَ اِمَامٍ مَنْصُورٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي

بدلہ لینے کا موقع دے ان امام منصور کی ہمراہی میں جو ہوں گے اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ میں سے اے معبود! مجھ کو اپنے

عِنْدَكَ وَجِيهًا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ

ہاں آبرومند بنا بواسطہ حسین علیہ السلام کے دنیا اور آخرت میں اے ابا عبداللہ

اِنِّي اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ وَاِلَى رَسُولِهِ وَاِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَاِلَى فَاطِمَةَ وَاِلَى

بے شک میں قرب چاہتا ہوں خدا کا اس کے رسولؐ کا امیرالمومنینؑ کا فاطمہ زہراؑ کا حسنؑ مجتبیٰ

الْحَسَنِ وَاِلَيْكَ بِمُوَالَاتِكَ وَبِالْبَرَائَةِ مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ ذٰلِكَ وَ

کا اور آپ کا قرب آپ کی جہداری سے اور اس سے بیزاری کے ذریعے کہ جس نے ایسی بنیاد قائم کی اس

بَنٰى عَلَيْهِ بُنْيَانَهُ وَجَرٰى فِي ظُلْمِهِ وَجَوْرِهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَشْيَاعِكُمْ

پر عمارت اٹھائی اور پھر ظلم وستم کرنا شروع کیا آپ پر اور آپ کے پیروکاروں پر میں بیزاری ظاہر

بَرِئْتُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَاَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ ثُمَّ اِلَيْكُمْ بِمُوَالَاتِكُمْ

کرتا ہوں خدا کے اور آپ کے سامنے ان ظالموں سے اور قرب چاہتا ہوں خدا کا پھر آپ کا آپ سے دوستی اور آپ کے

وَمُوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ وَبِالْبَرَائَةِ مِنْ اَعْدَائِكُمْ وَالنَّاصِبِينَ لَكُمُ الْحَرْبَ

دوستوں سے دوستی کے ذریعے آپ کے دشمنوں اور آپ کے خلاف جنگ برپا کرنے والوں سے بیزاری کے ذریعے

وَبِالْبَرَائَةِ مِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ اِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ

اور ان کے طرفداروں اور پیروکاروں سے بیزاری کے ذریعے میری صلح ہے آپ سے صلح کرنے والے سے اور میری جنگ ہے

لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ فَاَسْئَلُ

آپ سے جنگ کرنے والے سے میں آپ کے دوست کا دوست اور آپ کے دشمن کا دشمن ہوں پس سوال کرتا ہوں

اللهَ الَّذِي اَكْرَمَنِي بِمَعْرِفَتِكُمْ وَمَعْرِفَةِ اَوْلِيَائِكُمْ وَرَزَقَنِي الْبَرَائَةَ

خدا سے جس نے عزت دی مجھے آپ کی پہچان اور آپ کے دوستوں کی پہچان کے ذریعے اور مجھے آپ کے دشمنوں سے بیزاری

مِنْ اَعْدَائِكُمْ اَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْ يُثَبِّتَ لِي

کی توفیق دی یہ کہ وہ مجھے آپ کے ساتھ رکھے دنیا اور آخرت میں اور یہ کہ مجھے آپ کے

Presented by www.ziaraat.com

عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاَسْئَلُهُ اَنْ يُبَلِّغَنِيَ الْمَقَامَ

ضور سچائی کے ساتھ ثابت قدم رکھے دنیا اور آخرت میں اور اس سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بھی خدا کے ہاں

الْمَحْمُودَ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِي مَعَ اِمَامٍ هُدًى

آپ کے لیے پسندیدہ مقام پر پہنچائے نیز مجھے نصیب کرے آپ کے خون کا بدلہ لینا آپ میں سے اس امام کے ساتھ جو ہے

ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ بِحَقِّكُمْ وَبِالشَّاْنِ

مددگار رہبر حق بات زبان پر لانے والا اور سوال کرتا ہوں خدا سے بواسطہ آپ کے حق اور آپ کی شان کے جو آپ

الَّذِي لَكُمْ عِنْدَهُ اَنْ يُعْطِيَنِي بِمُصَابِي بِكُمْ اَفْضَلَ مَا يُعْطِي مُصَابًا

اس کے ہاں رکھتے ہیں یہ کہ وہ عطا کرے مجھ کو آپ کی سوگواری پر وہ بہترین اجر جو اس نے آپ کے کسی سوگوار کو دیا

بِمُصِيبَتِهِ مُصِيبَةً مَا اَعْظَمَهَا وَاَعْظَمَ رَزِيَّتَهَا فِي الْاِسْلَامِ وَفِي جَمِيعِ

اس مصیبت پر کہ جو بہت بڑی مصیبت اور اس کا رنج و غم بہت زیادہ ہے اسلام میں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مَقَامِي هٰذَا مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ

تمام آسمانوں میں اور اس زمین میں اے معبود قرار دے مجھے اس جگہ پر ان افراد میں سے جن کو نصیب ہوئیں تیری مہربانیاں

صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَآلِ

تیری رحمت اور بخشش اے معبود قرار دے میری زندگی کو محمد و آل محمد کی زندگی

مُحَمَّدٍ وَمَمَاتِي مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ

جیسی اور میری موت کو محمد و آل محمد کی موت کی مانند بنا اے معبود بے شک یہ وہ دن ہے کہ

بِهِ بَنُو اُمَيَّةَ وَابْنُ آكِلَةِ الْاَكْبَادِ اللَّعِينُ ابْنُ اللَّعِينِ عَلٰى لِسَانِكَ

جس کو نبی امیہ اور کلیجے کھانے والی کا بیٹا بابرکت جانتا تھا جو لعنت شدہ کا فرزند لعنت شدہ ہے تیری زبان پر

وَلِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ وَمَوْقِفٍ

اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی زبان پر ہر شہر میں جہاں رہے اور ہر جگہ کہ جہاں ٹھیرے

وَقَفَ فِيهِ نَبِيُّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ وَمُعٰوِيَةَ

ہیں تیرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ اے معبود! اظہار بیزاری کر ابوسفیان اور معاویہ

وَيَزِيدَ بْنَ مُعٰوِيَةَ عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ الْاٰبِدِينَ وَهٰذَا يَوْمٌ

اور یزید بن معاویہ سے کہ ان سے اظہار بیزاری ہو تیری طرف سے ہمیشہ ہمیشہ اور ہمیشہ اور یہ وہ دن ہے۔

فَرِحَتْ بِهِ آلُ زِيَادٍ وَآلُ مَرْوَانَ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

جس میں خوش ہوئی اولاد زیاد اور اولاد مروان کہ انہوں نے قتل کیا حسین صلوات اللہ علیہ کو

اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَتَقَرَّبُ

اے معبود پس تو دوچند کردے ان پر اپنی طرف سے لعنت اور عذاب کو اے معبود بے شک میں تیرا قرب

اِلَيْكَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي مَوْقِفِي هٰذَا وَاَيَّامِ حَيٰوتِي بِالْبَرَائَةِ مِنْهُمْ

چاہتا ہوں آج کے دن میں اس جگہ پر جہاں کھڑا ہوں اور اپنی زندگی کے دنوں میں بذریعہ ان سے بیزاری کرنے

وَاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَبِالْمُوَالَاةِ لِنَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ

اور ان پر نفرین بھیجنے کے اور بوسیلہ اس دوستی کے جو مجھے تیرے نبی اور تیرے نبی کی آل سے ہے سلام ہو تیرے نبی پر اور انکی آل پر

پھر سو مرتبہ کہے: اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ

اے معبود! محروم کر اپنی رحمت سے اس پہلے ظالم کو جس نے ضائع کیا حق محمد وآل محمد کا اور

آخِرَ تَابِعٍ لَهُ عَلٰى ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِي جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ

اس کو بھی جس نے آخر میں اس کی پیروی کی اے معبود لعنت کر اس جماعت پر جنہوں نے جنگ کی حسینؑ سے

وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيعًا۔

نیز ان پر بھی جو قتل حسینؑ میں ان کے ساتھی ہمراہی اور ہم رائے تھے اے معبود ان سب پر لعنت بھیج۔

اب سو مرتبہ کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ

سلام ہو آپ پر اے ابا عبداللہ اور سلام ان روحوں پر جو آپ کے آستاں پر آتی ہیں

بِفِنَائِكَ عَلَيْكَ مِنِّي سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَ

آپ پر میری طرف سے خدا کا سلام ہو ہمیشہ جب تک زندہ ہوں اور جب تک رات دن باقی ہیں اور

لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي لِزِيَارَتِكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ

خدا قرار نہ دے اس کو میرے لیے آپ کی زیارت کا آخری موقع سلام ہو حسینؑ پر اور

وَعَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ

شہزادہ علی اکبر فرزند حسینؑ پر سلام ہو حسینؑ کی اولاد اور حسینؑ کے اصحاب پر۔

پھر کہے: اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّي وَابْدَاْ بِهِ اَوَّلًا ثُمَّ

اے معبود! خاص کیا ہے تو نے پہلے ظالم کو میری طرف سے بیزاری میں تو اب اسی سے بیزاری کا آغاز فرما پھر

Presented by www.ziaraat.com

اَلْعَنِ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ خَامِسًا وَالْعَنْ عُبَيْدَ

اظہارِ بیزاری کر دوسرے اور تیسرے سے اور پھر چوتھے سے اے معبود! لعنت کر یزید پر جو پانچواں ہے اور لعنت کر عبید

اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَشِمْرًا وَّاٰلَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَ

اللہ فرزند زیاد پر، فرزند مرجانہ پر، عمر فرزند سعد پر اور شمر پر اور رحمت سے دُور کر اولاد ابوسفیان کو

اٰلَ زِيَادٍ وَّاٰلَ مَرْوَانَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔ اس کے بعد سجدے میں جائے اور کہے:

اور اولاد زیاد کو اور اولاد مروان کو رحمت سے دُور کر قیامت کے دن تک۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ لَكَ عَلٰى مُصَابِهِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اے معبود: تیرے لیے ہے حمد وہ حمد جو عزاداری پر تیرا شکر بجا لانے والے کرتے ہیں حمد ہے خدا کے لیے جس نے

عَلٰى عَظِيْمِ رَزِيَّتِيْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ يَوْمَ الْوُرُوْدِ وَثَبِّتْ

مجھے عزاداری نصیب کی اے معبود حشر میں آنے کے دن مجھے حسینؑ کی شفاعت سے بہرہ مند فرما اور میرے

لِيْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَيْنِ الَّذِيْنَ بَذَلُوْا

قدم کو سیدھا اور پکا بنا جب میں تیرے پاس آؤں حسینؑ کے ساتھ اور اصحاب حسینؑ کے ساتھ جنہوں نے

مُهَجَهُمْ دُوْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حسین علیہ السلام کے لیے اپنی جانیں قربان کر دیں۔

علقمہ کا بیان ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر ممکن ہو تو یہی زیارت ہر روز اپنے گھر میں بیٹھ کر پڑھے۔ پس اس پڑھنے سے وہ سارے ثواب ملیں گے، جن کا پہلے ذکر ہوا ہے۔ محمد ابن خالد طیالسی نے سیف ابن عمیرہ سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: میں صفوان ابن مہران اور اپنے بعض ساتھیوں کے ہمراہ نجفِ اشرف کی طرف نکلا جب کہ امام جعفر صادق علیہ السلام حیرہ سے مدینہ روانہ ہو چکے تھے۔ وہاں جب ہم امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت سے فارغ ہوئے تو صفوان نے اپنا رُخ ابو عبداللہ الحسین علیہ السلام کے روضۂ مبارک کی طرف کر لیا اور کہنے لگے اس مقام یعنی امیر المومنین علیہ السلام کے سرِ اقدس کے قریب سے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرو۔ کیونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسی جگہ سے اشارہ کرتے ہوئے حضرت کو سلام پیش کیا تھا۔ جب کہ میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ سیف کا کہنا ہے کہ تب صفوان نے وہی زیارت پڑھی

جو علقمہ ابن محمد حضرمی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روزِ عاشورا کے لیے روایت کی تھی۔ چنانچہ اس نے امیر المومنین علیہ السلام کے سرہانے دو رکعت نماز ادا کی اور اس کے بعد حضرت سے وداع کیا۔

زیارتِ عاشورا کے بعد کی دُعا

یہ روایت جو نقل کی جا رہی ہے۔ اس کے سلسلہ بیان میں یہ بھی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام سے وداع کے بعد صفوان نے امام حسین علیہ السلام کو سلام پیش کیا۔ جب کہ اس نے اپنا منہ انہی کے روضۂ اقدس کی سمت کیا ہوا تھا، زیارت کے بعد اس نے حضرت کا وداع بھی کیا۔ اور جو دُعائیں اس نے نماز کے بعد پڑھیں ان میں سے ایک دعا یہ تھی:

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ يَا كَاشِفَ كُرَبِ

اے اللہ اے اللہ اے اللہ اے بے چاروں کی دعا قبول کرنے والے اے مشکلوں والوں کی مشکلیں حل کرنے

الْمَكْرُوْبِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَيَا مَنْ هُوَ

والے اے دادخواہوں کی دادرسی کرنے والے اے فریادیوں کی فریاد کو پہنچنے والے اور اے وہ جو

اَقْرَبُ اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ وَيَا مَنْ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَيَا مَنْ هُوَ

شہ رگ سے بھی زیادہ میرے قریب ہے اے وہ جو مرد اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اے وہ جو

بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى وَبِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ وَيَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ عَلَى الْعَرْشِ

نظر سے بالاتر جگہ اور روشن تر کنارے میں ہے اے وہ جو بڑا مہربان نہایت رحم والا عرش پر

اسْتَوٰى وَيَا مَنْ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ وَيَا مَنْ لَا يَخْفٰى

حاوی ہے اے وہ جو آنکھوں کی ناروا حرکت اور دلوں کی باتوں کو جانتا ہے اے وہ جس پر کوئی راز

عَلَيْهِ خَافِيَةٌ يَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ وَيَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ

پوشیدہ نہیں اے وہ جس کو آوازوں میں غلط فہمی نہیں ہوتی اے وہ جس کو حاجتوں میں بھول نہیں پڑتی

وَيَا مَنْ لَا يُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ يَا مُدْرِكَ كُلِّ فَوْتٍ وَيَا جَامِعَ

اے وہ جس کو مانگنے والوں کا اصرار بیزار نہیں کرتا اے ہر گمشدہ کو پا لینے والے اے بکھروں کو اکٹھا

Presented by www.ziaraat.com

كُلِّ شَمْلٍ وَيَا بَارِئَ النُّفُوسِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَانٍ

کرنے والے اور اے لوگوں کو بعد از موت زندہ کرنے والے اے وہ ہر روز جس کی نئی شان ہے

يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنَفِّسَ الْكُرُبَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّؤُلَاتِ يَا وَلِيَّ

اے حاجتوں کے پورا کرنے والے اے مصیبتیں دور کرنے والے اے سوالوں کے پورا کرنے والے اے خواہشوں

الرَّغَبَاتِ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ يَا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي

پر مختار اے مشکلوں میں مددگار اے وہ جو ہر امر میں مددگار ہے اور جس کے سوا

مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ

زمین اور آسمانوں میں کوئی چیز مدد نہیں کرتی سوال کرتا ہوں تجھ سے بواسطہ نبیوں کے خاتم

النَّبِيِّينَ وَعَلِيٍّ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَبِحَقِّ

محمدؐ اور بواسطہ مومنوں کے امیر علی مرتضیٰؑ کے بواسطہ تیرے نبیؐ کی دختر فاطمہؑ کے اور بواسطہ

الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَاِنِّي بِهِمْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ فِي مَقَامِي هٰذَا وَبِهِمْ

حسنؑ و حسینؑ کے کیونکہ میں نے انہی کے وسیلے تیری طرف رخ کیا اس جگہ جہاں کھڑا ہوں اُن کو اپنا

اَتَوَسَّلُ وَبِهِمْ اَتَشَفَّعُ اِلَيْكَ وَبِحَقِّهِمْ اَسْئَلُكَ وَاُقْسِمُ وَاَعْزِمُ

وسیلہ بنایا انہی کو تیرے ہاں سفارشی بنایا اور بواسطہ ان کے حق کے تیرا سوالی ہوں اسی کی قسم دیتا ہوں اور تجھ سے

عَلَيْكَ وَبِالشَّاْنِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالَّذِي

طلب رکھتا ہوں واسطہ ان کی شان کا جو وہ تیرے ہاں رکھتے ہیں واسطہ اس مرتبے کا جو وہ تیرے حضور رکھتے ہیں کہ جس سے تو نے ان کو جہانوں

فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ عِنْدَهُمْ وَبِهِ خَصَصْتَهُمْ

میں بڑائی دی اور واسطہ تیرے اس نام کا جو تو نے ان کے ہاں قرار دیا اور اس کے ذریعے ان کو جہانوں

دُونَ الْعَالَمِينَ وَبِهِ اَبَنْتَهُمْ وَاَبَنْتَ فَضْلَهُمْ مِنْ فَضْلِ الْعَالَمِينَ حَتّٰى فَاقَ

میں خصوصیت عطا فرمائی ان کو ممتاز کیا اور ان کی بڑائی کو جہانوں میں سب سے بڑھا دیا یہاں تک کہ ان کی

فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعَالَمِينَ جَمِيعًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ

بڑائی تمام جہانوں میں سب سے زیادہ ہو گئی سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور

اَنْ تَكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي وَتَكْفِيَنِي الْمُهِمَّ مِنْ اُمُورِي

یہ کہ دور فرما دے میرا ہر غم ہر اندیشہ اور ہر دکھ اور میری مدد کر ہر دشوار کام میں

وَتَقْضِيَ عَنِّي دَيْنِي وَتُجِيرَنِي مِنَ الْفَقْرِ وَتُجِيرَنِي مِنَ الْفَاقَةِ وَتُغْنِيَنِي عَنِ

میرا قرض ادا کر دے پناہ دے مجھ کو تنگدستی سے بچا مجھ کو ناداری سے اور بے نیاز کر دے

الْمَسْئَلَةِ اِلَى الْمَخْلُوقِينَ وَتَكْفِيَنِي هَمَّ مَنْ اَخَافُ هَمَّهُ وَعُسْرَ مَنْ اَخَافُ عُسْرَهُ وَحُزُونَةَ

مجھ کو لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے اور میری مدد فرما اس اندیشے میں جس سے ڈرتا ہوں اور اس تنگی میں جس سے

مَنْ اَخَافُ حُزُونَتَهُ وَشَرَّ مَنْ اَخَافُ شَرَّهُ وَمَكْرَ مَنْ اَخَافُ مَكْرَهُ وَ

پریشان ہوں اس غم میں جس سے گھبراتا ہوں اس تکلیف میں جس سے خوف کھاتا ہوں اس بری تدبیر میں جس سے دبا بیٹھا ہوں

بَغْيَ مَنْ اَخَافُ بَغْيَهُ وَجَوْرَ مَنْ اَخَافُ جَوْرَهُ وَسُلْطَانَ مَنْ اَخَافُ

اس ظلم میں جس سے سہما ہوا ہوں اس بیداد میں جس سے ترساں ہوں اس کے قابو پانے میں جس کے قابو پانے

سُلْطَانَهُ وَكَيْدَ مَنْ اَخَافُ كَيْدَهُ وَمَقْدُرَةَ مَنْ اَخَافُ مَقْدُرَتَهُ عَلَيَّ

سے ہراساں ہوں اس فریب میں جس سے خائف ہوں اس کی قوت میں جس کے خود پر قوت پانے سے ڈرتا ہوں

وَتَرُدَّ عَنِّي كَيْدَ الْكَيَدَةِ وَمَكْرَ الْمَكَرَةِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَنِي فَاَرِدْهُ وَمَنْ

دور کر مجھ سے جال والوں کے جال اور فریب کاروں کے فریب کو اے معبود جو میرے لیے برا قصد کرے تو اس کا قصد کر جو

كَادَنِي فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُ وَمَكْرَهُ وَبَاْسَهُ وَاَمَانِيَّهُ وَامْنَعْهُ

مجھے دھوکہ دے تو اسے دھوکہ دے اور دور کر دے مجھ سے اس کے دھوکے فریب سختی اور اس کی بداندیشی کو روک دے اسے مجھ

عَنِّي كَيْفَ شِئْتَ وَاَنّٰى شِئْتَ اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّي بِفَقْرٍ لَا تَجْبُرُهُ وَبِبَلَاءٍ

سے جس طرح تو چاہے اور جہاں تو چاہے اے معبود! اس کو میرا خیال بھلا دے ایسی ناداری سے جو دور نہ ہو ایسی

لَا تَسْتُرُهُ وَبِفَاقَةٍ لَا تَسُدُّهَا وَبِسُقْمٍ لَا تُعَافِيهِ وَذُلٍّ لَا تُعِزُّهُ وَبِمَسْكَنَةٍ

مصیبت سے جسے تو نہ ٹالے ایسی تنگدستی سے جسے تو نہ ہٹائے ایسی بیماری سے جس سے تو نہ بچائے ایسی ذلت سے جس میں تو

لَا تَجْبُرُهَا اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِي

عزت نہ دے اور ایسی بیکسی سے جسے تو دور نہ کرے اے معبود! میرے دشمن کی خواری اس کے سامنے ظاہر کر دے اس کے گھر میں فقر و فاقہ کو داخل کر

مَنْزِلِهِ وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِي بَدَنِهِ حَتّٰى تَشْغَلَهُ عَنِّي بِشُغْلٍ شَاغِلٍ لَا

دے اور اس کے بدن میں دکھ اور بیماری پیدا کر دے یہاں تک کہ مجھے بھول کر اسے اپنی ہی پڑ جائے کہ اسے برائی کا

فَرَاغَ لَهُ وَاَنْسِهِ ذِكْرِي كَمَا اَنْسَيْتَهُ ذِكْرَكَ وَخُذْ عَنِّي بِسَمْعِهِ

موقع نہ ملے اسے میری یاد بھلا دے جیسے اس نے تیری یاد بھلا رکھی ہے اور میری طرف سے اس کے کان اس

Presented by www.ziaraat.com

وَبَصَرِهٖ وَلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَرِجْلِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَمِيعِ جَوَارِحِهٖ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ فِي

کی آنکھیں اس کی زبان اس کے ہاتھ اس کے پاؤں اس کا دل اور اس کے تمام اعضاء کو روک دے اور وارد کر دے

جَمِيعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ وَلَا تَشْفِهٖ حَتّٰى تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهٗ شُغْلًا شَاغِلًا بِهٖ عَنِّي

ان سب پر بیماری اور اس سے اسے شفا نہ دے یہاں تک کر بنا دے اسے اس کے لیے ایسی سختی جس میں وہ پڑا رہے کہ مجھ سے

وَعَنْ ذِكْرِي وَاكْفِنِي يَا كَافِي مَا لَا يَكْفِي سِوَاكَ فَاِنَّكَ الْكَافِي

اور میری یاد سے غافل ہو جائے اور میری مدد کر اے مددگار کہ تیرے سوا کوئی مددگار نہیں کیونکہ تو میرے لیے کافی ہے

لَا كَافِيَ سِوَاكَ وَمُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ سِوَاكَ وَمُغِيثٌ لَا مُغِيثَ سِوَاكَ وَ

تیرے سوا کوئی کافی نہیں تو کشائش کرنے والا ہے تیرے سوا کشائش کرنیوالا نہیں تو فریادرس ہے تیرے سوا فریادرس نہیں تو

جَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ خَابَ مَنْ كَانَ جَارُهٗ سِوَاكَ وَمُغِيثُهٗ سِوَاكَ وَمَفْزَعُهٗ

پناہ دینے والا ہے کوئی اور نہیں ناامید ہوا جس کا تو پناہ دینے والا نہیں جس کا فریادرس تو نہیں جو بجز تیرے کسی سے

اِلٰى سِوَاكَ وَمَهْرَبُهٗ اِلٰى سِوَاكَ وَمَلْجَاُهٗ اِلٰى غَيْرِكَ وَمَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوقٍ

فریاد کرے جو سوائے تیرے کسی کی طرف بھاگے جو سوائے تیرے کسی کی پناہ لے اور جسے بچانے والا سوائے تیرے کوئی

غَيْرِكَ فَاَنْتَ ثِقَتِي وَرَجَائِي وَمَفْزَعِي وَمَهْرَبِي وَمَلْجَاِي وَمَنْجَايَ فَبِكَ

اور ہو کیونکہ تو ہی میرا سہارا میری امیدگاہ میری جائے فریاد میرے فرار کی جگہ اور میری پناہ گاہ ہے تو مجھے نجات دینے

اَسْتَفْتِحُ وَبِكَ اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ وَاَتَوَسَّلُ

والا ہے نجات کا طالب ہوں اور کامیابی چاہتا ہوں میں محمد و آل محمد کے ذریعے تیری طرف آیا اور انہیں وسیلہ بناتا

وَاَتَشَفَّعُ فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ

اور شفاعت چاہتا ہوں پس سوال ہے تجھ سے اے اللہ اے اللہ اے اللہ پس حمد اور شکر تیرے ہی لیے ہے

وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ

تجھ سے شکایت کی جاتی ہے اور تو ہے مدد کرنے والا پس سوال کرتا ہوں تجھ سے اے اللہ اے اللہ اے اللہ

بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَكْشِفَ

بواسطہ محمد و آل محمد کے یہ کہ رحمت نازل فرما سرکار محمد و آل محمد پر اور دور کر دے تو

عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي فِي مَقَامِي هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهٗ

میرا غم میرا اندیشہ اور میرا دکھ اس جگہ جہاں کھڑا ہوں جیسے تو نے دور کیا تھا اپنے نبی کا اندیشہ

وَغَمَّهٗ وَكَرْبَهٗ وَكَفَيْتَهٗ هَوْلَ عَدُوِّهٖ فَاكْشِفْ عَنِّي كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ

ان کا غم اور ان کی تنگی اور دشمن سے خوف میں ان کی مدد فرمائی پس دور کر میری مشکل جیسے ان کی مشکل دور کی

وَفَرِّجْ عَنِّي كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ وَاكْفِنِي كَمَا كَفَيْتَهٗ وَاصْرِفْ عَنِّي هَوْلَ

اور کشائش دے مجھ کو جیسے ان کو کشائش دی تھی اور میری مدد کر جیسے ان کی مدد فرمائی میرا خوف دور کر

مَا اَخَافُ هَوْلَهٗ وَمَئُونَةَ مَا اَخَافُ مَئُونَتَهٗ وَهَمَّ مَا اَخَافُ هَمَّهٗ بِلَا

جیسے ان کا خوف دور فرمایا میری تکلیف دور کر جیسے ان کی تکلیف دور فرمائی اور وہ اندیشہ مٹا جس سے ڈرتا ہوں بغیر اس کے

مَئُونَةٍ عَلٰى نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ وَاصْرِفْنِي بِقَضَاءِ حَوَائِجِي وَكِفَايَةِ مَا

کہ اس سے مجھے کوئی زحمت اٹھانی پڑے مجھے پلٹا جبکہ میری حاجات پوری ہو جائیں جس امر کا اندیشہ ہے

اَهَمَّنِي هَمُّهٗ مِنْ اَمْرِ اٰخِرَتِي وَدُنْيَايَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

اس میں مدد دے میرے دنیا و آخرت کے تمام تر معاملات میں اے مومنوں کے امیر اور اے ابا عبداللہ

عَلَيْكَ مِنِّي سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ

آپ پر میری طرف سے خدا کا سلام ہمیشہ ہمیشہ جب تک زندہ ہوں اور رات دن باقی ہیں اور خدا میری اس

اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا وَلَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمَا اَللّٰهُمَّ

زیارت کو آپ دونوں کے لیے میری آخری زیارت نہ بنائے اور میرے اور آپ کے درمیان جدائی نہ ڈالے اے معبود

اَحْيِنِي حَيٰوةَ مُحَمَّدٍ وَّذُرِّيَّتِهٖ وَاَمِتْنِي مَمَاتَهُمْ وَتَوَفَّنِي عَلٰى مِلَّتِهِمْ

مجھے زندہ رکھ محمد اور ان کی اولاد کی طرح مجھے انہی جیسی موت دے مجھے ان کی روش پر وفات دے

وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا فِي

مجھے ان کے گروہ میں محشور فرما اور مجھ میں ان میں جدائی نہ ڈال ایک پل کی کبھی بھی دنیا اور

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَتَيْتُكُمَا زَائِرًا وَّمُتَوَسِّلًا

آخرت میں اے امیرالمومنینؑ اور اے اباعبداللہ میں آپ دونوں کی زیارت کو آیا کہ اس کو خدا کے ہاں

اِلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكُمَا وَمُتَوَجِّهًا اِلَيْهِ بِكُمَا وَمُسْتَشْفِعًا بِكُمَا اِلَى اللّٰهِ

وسیلہ بناؤں جو میرا اور آپ کا رب ہے میں آپ کے ذریعے اس کی طرف متوجہ ہوا اور آپ دونوں کو خدا کے ہاں سفارشی

فِي حَاجَتِي هٰذِهٖ فَاشْفَعَا لِي فَاِنَّ لَكُمَا عِنْدَ اللّٰهِ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ وَ

بناتا ہوں اپنی حاجت کے بارے میں پس میری سفارش کریں کہ آپ دونوں خدا کے حضور پسندیدہ مقام بہت

Presented by www.ziaraat.com

الْجَاهُ الْوَجِيهُ وَالْمَنْزِلُ الرَّفِيعُ وَالْوَسِيلَةُ اِنِّیْ اَنْقَلِبُ عَنْكُمَا مُنْتَظِرًا

زیادہ آبرو بہت اونچا مرتبہ اور محکم تعلق رکھتے ہیں بے شک میں پلٹ رہا ہوں آپ دونوں کے ہاں سے

لِتَنَجُّزِ الْحَاجَةِ وَقَضَائِهَا وَنَجَاحِهَا مِنَ اللّٰهِ بِشَفَاعَتِكُمَا لِیْ اِلَی اللّٰهِ

اس انتظار میں کہ میری حاجت روا ہو پوری ہو اور مراد بر آئے خدا کے ہاں سے آپ کی شفاعت کے ذریعے جو میرے حق میں آپ

فِیْ ذٰلِكَ فَلَا اَخِيبُ وَلَا يَكُونُ مُنْقَلَبِیْ مُنْقَلَبًا خَائِبًا خَاسِرًا بَلْ

خدا کے ہاں ندا کریں گے لہٰذا میں مایوس نہیں اور نہ میری واپسی ایسی واپسی ہے جس میں ناامیدی و ناکامی ہو بلکہ میری

يَكُونُ مُنْقَلَبِیْ مُنْقَلَبًا رَاجِحًا مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا بِقَضَاءِ جَمِيعِ حَوَائِجِیْ

واپسی ایسی ہے جو بہترین نفع مند کامیاب قبول دعا کی حامل میری تمام حاجتیں پوری ہونے کے ساتھ ہے

وَتَشَفَّعَا لِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنْقَلَبْتُ عَلٰی مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُفَوِّضًا

جبکہ آپ خدا کے ہاں میرے سفارشی ہیں میں پلٹ رہا ہوں اس امر پر جو خدا چاہا ہے اور نہیں حرکت و قوت مگر جو خدا سے ملتی ہے میں نے

اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ مُلْجِئًا ظَهْرِیْ اِلَی اللّٰهِ مُتَوَكِّلًا عَلَی اللّٰهِ وَاَقُولُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَكَفٰی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

اپنا معاملہ خدا کے سپرد کر دیا اس کا آسرا لے کر کہ خدا پر ہی بھروسہ رکھتا ہوں اور کہتا ہوں خدا میرا ذمہ دار اور مجھے کافی ہے خدا

دَعٰی لَيْسَ لِیْ وَرَاءَ اللّٰهِ وَوَرَاءَكُمْ يَا سَادَتِیْ مُنْتَهٰی مَا شَاءَ رَبِّیْ كَانَ وَمَا لَمْ

سنتا ہے جو اسے پکارے میرا کوئی ٹھکانا نہیں سوائے خدا کے اور سوائے آپ کے اے میرے سردار جو میرا رب چاہے وہ ہوتا ہے اور جو وہ نہ

يَشَاْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَوْدِعُكُمَا اللّٰهَ وَلَا جَعَلَهُ

چاہے نہیں ہوتا اور نہیں ہے حرکت و قوت مگر جو خدا سے ملتی ہے میں آپ دونوں کو سپرد خدا کرتا ہوں اور خدا اس کو

اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ اِلَيْكُمَا اِنْصَرَفْتُ يَا سَيِّدِیْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ

آپ کے ہاں میری آخری حاضری قرار نہ دے میں واپس جاتا ہوں اے میرے آقا اے مومنوں کے امیر اور

مَوْلَایَ وَاَنْتَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا سَيِّدِیْ وَسَلَامِیْ عَلَيْكُمَا مُتَّصِلٌ مَا

میرے مددگار اور آپ ہیں اے ابا عبداللہ اے میرے سردار میرا سلام ہو آپ دونوں پر متواتر جب تک

اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَاصِلٌ ذٰلِكَ اِلَيْكُمَا غَيْرُ مَحْجُوبٍ عَنْكُمَا

جڑواں ہیں رات اور دن یہ سلام آپ دونوں کو پہنچتا رہے کبھی رکنے نہ پائے آپ پر میرا یہ سلام

سَلَامِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاَسْئَلُهُ بِحَقِّكُمَا اَنْ يَشَاءَ ذٰلِكَ وَيَفْعَلَ فَاِنَّهُ

اگر خدا چاہے اور سوال کرتا ہوں اس سے بواسطہ آپ کے کہ وہ یہی چاہے اور یہی کرے کیونکہ وہ

حَمِيدٌ مَجِيدٌ اِنْقَلَبْتُ يَا سَيِّدَیَّ عَنْكُمَا تَائِبًا حَامِدًا لِلّٰهِ شَاكِرًا رَاجِيًا

حمد والا بزرگی والا ہے میں آپ کے ہاں سے جاتا ہوں اے میرے سردار وخدا سے توبہ کرتا اس کی حمد کرتا ہوا شکر کرتا ہوا قبولیت کا امیدوار

لِلْاِجَابَةِ غَيْرَ اٰيِسٍ وَلَا قَانِطٍ اٰئِبًا عَائِدًا رَاجِعًا اِلٰی زِيَارَتِكُمَا غَيْرَ رَاغِبٍ

نہ کرنا امید و مایوس پھر آنے آپ کی زیارت کرنے کے ارادے سے نہ آپ سے

عَنْكُمَا وَلَا مِنْ زِيَارَتِكُمَا بَلْ رَاجِعٌ عَائِدٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اور نہ آپ کی زیارت سے منہ موڑے ہوئے بلکہ دوبارہ آنے کے لیے اگر خدا چاہے اور نہیں حرکت و قوت

اِلَّا بِاللّٰهِ يَا سَادَتِیْ رَغِبْتُ اِلَيْكُمَا وَاِلٰی زِيَارَتِكُمَا بَعْدَ اَنْ زَهِدَ فِيكُمَا

مگر جو خدا سے ملتی ہے اے میرے سردار میں شائق ہوں آپ کا اور آپ کی زیارت کا جبکہ بے رغبت ہو گئے ہیں آپ سے

وَفِیْ زِيَارَتِكُمَا اَهْلُ الدُّنْيَا فَلَا خَيَّبَنِیَ اللّٰهُ مَا رَجَوْتُ وَمَا اَمَّلْتُ فِیْ

اور آپ دونوں کی زیارت کرنے سے یہ دنیا والے پس نہ کرے خدا مجھے ناامید اس سے جس کی امید و آرزو رکھتا ہوں بذریعہ

زِيَارَتِكُمَا اِنَّهُ قَرِيبٌ مُجِيبٌ

آپ کی زیارت بیشک وہ نزدیک تر ہے قبول کرنے والا

زیارتِ عاشورا کے فوائد

سیف ابن عمیرہ کہتا ہے کہ میں نے صفوان سے کہا کہ علقمہ ابن محمد نے تو امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ دُعا ہمارے لیے نقل نہیں کی بلکہ اس نے صرف زیارتِ عاشورا ہی بیان کی ہے، صفوان نے کہا کہ میں اپنے سردار امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ اس مقام پر آیا تھا تو آپ نے یہی عمل کیا جو ہم نے کیا ہے یعنی اس طرح زیارت پڑھی اور پھر دو رکعت نماز بجالانے کے بعد یہی دُعائے وداع پڑھی تھی جیسا کہ ہم نے نماز پڑھی اور وداع کیا ہے۔ صفوان نے مزید کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس زیارت اور دُعا کا پڑھنا اپنا شیوہ بنالو اور اسی طرح زیارت کیا کرو پس ضرور میں ضامن ہوں خدا کی جانب سے ہر اس شخص کے لیے جو اس طرح زیارت کرے اور اسی طرح دُعا پڑھے دور یا نزدیک سے تو اس کی زیارت قبول ہوگی اس کا سلام حضرت تک پہنچے گا اور نامقبول نہ ہوگا جب بھی وہ خدا سے حاجت طلب کرے گا وہ پوری ہوگی اور خدائے تعالیٰ اسے مایوسی کے عالم میں ہاتھے واپس

Presented by www.ziaraat.com

نہ پلٹائے گا۔ اے صفوان! میں نے اسی ضمانت کے ساتھ یہ زیارت اپنے والدِ گرامی امام علی ابن الحسین علیہما السلام سے سُنی انہوں نے اسی ضمانت کے ساتھ امام حسین علیہ السلام سے انہوں نے اسی ضمانت کے ساتھ اپنے برادر امام حسن علیہ السلام سے انہوں نے اسی ضمانت کے ساتھ اپنے والد بزرگوار امیر المومنین علیہ السلام سے انہوں نے اسی ضمانت کے ساتھ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے اور آنحضرتؐ نے اسی ضمانت کے ساتھ جبرئیلؑ اور جبرئیلؑ نے اسی ضمانت کے ساتھ یہ زیارت خداوندِ عالم سے سُنی کہ یقیناً حق تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس کی قسم کھائی ہے کہ جو شخص یہ زیارت پڑھ کے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے دور یا نزدیک سے اور پھر یہی دُعا پڑھے تو میں اس کی زیارت مقبول قرار دُوں گا۔

اس کی ہر طلب پوری کروں گا وہ جتنی بھی ہو اس کا سوال پورا کروں گا اور وہ میری بارگاہ سے مایُوس و ناکام نہیں پلٹے گا بلکہ وہ بچشمِ روشن واپس جائے گا کہ اس کی حاجت روا ہو چکی ہوگی وہ حصولِ جنت میں کامیاب اور جہنم سے آزاد شدہ ہوگا۔ میں اس کی شفاعت قبول کروں گا سوائے دُشمنِ اہلِ بیت کے وہ جس کے حق میں بھی کرے گا، خدائے تعالیٰ نے اپنی ذاتِ برحق کی قسم کھائی اور ہمیں اس پر گواہ بنایا ہے کہ جس کی اس کے ملائکہ نے گواہی دی ہے، جبرئیلؑ نے یہ بھی کہا کہ یارسول اللہ! خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ آپ کو بشارت دُوں اور مسرور کروں۔ نیز اس لیے بھیجا ہے کہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور دیگر ائمہ معصومینؑ اور آپ کے شیعوں کی یہ مسرت و شادمانی تا قیامت بحال اور قائم رہے۔ اس کے بعد صفوان نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اے صفوان! جب بھی بارگاہِ الٰہی میں تجھے کوئی حاجت درپیش ہوا کرے تو تم جس بھی جگہ پر ہو وہاں یہ زیارت اور یہ دُعا پڑھو اور پھر جو حاجت بھی ہو خدا سے طلب کرو تو وہ پوری کی جائے گی اور حق تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے عطا و بخشش کا جو وعدہ کر رکھا ہے وہ اس کے خلاف نہیں کرے گا۔ والحمدللہ!

مؤلف کہتے ہیں: نجم الثاقب میں حاج سید احمد رشتیؒ کے سفرِ حج کے ذیل میں حضرت صاحب العصر ارواحنا فداہ سے ان کے شرفِ ملاقات کی حکایت درج ہے جس میں امام العصر علیہ السلام کا یہ فرمان نقل ہوا ہے کہ تم عاشورا کیوں نہیں پڑھتے عاشورا عاشورا عاشورا اور انشاءاللہ ہم یہ حکایت زیارتِ جامعہ کبیرہ کے ساتھ نقل کریں گے۔ تاہم ہمارے استاد ثقۃ الاسلام نوریؒ کا ارشاد ہے کہ زیارت عاشورا کے مرتبہ و فضیلت میں اتنا ہی کافی ہے کہ یہ زیارت دیگر زیارتوں کی طرح معصوم کی طرف سے صرف ظاہری

املاء و انشاء نہیں گو کہ ان کے پاک دلوں سے جو بات نکلتی ہے وہ عالم بالا سے آتی ہے لیکن یہ زیارت احادیثِ قدسیہ میں سے ہے جو اسی ترتیب سے زیارت و لعنت اور سلام و دعا کے ساتھ ذاتِ احدیت سے جبرئیل امین تک اور ان سے حضرت خاتم النبیینؐ تک پہنچی ہے۔ اس کے تجربہ و آزمائش کے مطابق چالیس روز یا اس سے کم دنوں تک اس کو روزانہ پڑھنا حاجتوں کے پورا ہونے اور مقاصد کے بر آنے اور دفعیہ دُشمن کے لیے بے خطا اور بے نظیر ہے لیکن سب سے بڑا فائدہ جو اس کے متواتر پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے وہ وہی ہے جسے میں نے کتاب دارالسلام میں درج کیا ہے جو مختصراً یوں ہے، کہ ثقہ صالح متقی حاج ملا حسن یزدیؒ جو پارسا افراد میں سے تھے اور نجفِ اشرف میں اقامت کے ساتھ عبادت و زیارت میں مصروف رہا کرتے تھے انہوں نے ثقہ امین حاج محمد علی یزدیؒ سے نقل کیا ہے جو مرد فاضل و صالح تھے اور یزد میں ہمیشہ آخرت کی بھلائی کی خاطر مشغولِ عبادت رہتے تھے یزد کے باہر واقع مقبرہ جس میں بہت سے صالحین مدفون ہیں اور اسے مزار کہتے ہیں اس میں راتیں گزارتے تھے ان کا ایک ہمسایہ تھا جو ان کے ساتھ پروان چڑھا اور وہ دونوں ایک ہی استاد کی شاگردی میں رہے۔ جب وہ جوان ہوا تو اس نے دسُولی عشر کا شغل اختیار کیا اور پھر اسی کام میں دُنیا سے چل بسا وہ اسی جگہ کے قریب دفن ہوا جہاں یہ مرد صالح راتوں کو عبادت کرتے تھے۔ اس کی مرگ پر ابھی ایک ماہ نہ گزرا تھا کہ اس نیک شخص نے اسے عمدہ لباس اور بہترین حالت میں دیکھا تب وہ اس کے قریب گئے اور اس سے کہا کہ میں تمہارے آغاز و انجام زندگی سے واقف ہوں اور تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں کہ تم ایسے لوگوں میں سے نہ تھے جن کے بارے میں یہ خیال کیا جائے کہ ان کا باطن صاف ہے نیز جو پیشہ تم نے اختیار کر رکھا تھا اس کا تقاضا بھی یہ تھا کہ تم عذاب میں پڑے رہتے۔ پس وہ کونسا عمل ہے جس کے ذریعے تم اس مرتبے پر پہنچے ہو؟ اس نے کہا کہ معاملہ ایسا ہی تھا جیسے آپ نے فرمایا ہے اور جب سے قبر میں آیا ہوں بڑے ہی سخت عذاب میں رہا ہوں یہاں تک کہ کل استاد اشرف لوہار کی بیوی یہاں دفن کی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی جائے دفن کی طرف اشارہ بھی کیا جو وہاں سے سو گز کے فاصلے پر تھی، پھر بتایا کہ دفن کی رات میں امام ابوعبداللہ الحسین علیہ السلام نے تین بار اس خاتون کی خبرگیری فرمائی۔ جب تیسری دفعہ تشریف لائے تو آپ نے حکم فرمایا کہ اس قبرستان پر سے عذاب اٹھا دیا جائے۔ چنانچہ اس وقت سے ہم سبھی اہلِ قبور کی حالت بہتر ہو گئی اور ہم نعمت و رحمت میں بسر کر رہے ہیں اس پر وہ مرد صالح حیرت زدہ ہو کر بیدار ہوئے جبکہ وہ نہ اس

Presented by www.ziaraat.com

لوہار کو جانتے تھے نہ اس کے گھر کی جائے وقوع سے واقف تھے۔ پس وہ لوہاروں کے بازار میں گئے اور جستجو کی تو اس عورت کا خاوند انہیں مل گیا، انہوں نے پوچھا کہ تمہاری کوئی بیوی تھی؟ اس نے کہا ہاں وہ کل فوت ہو گئی اور اسے فلاں جگہ دفن کیا گیا ہے، ان بزرگ نے پوچھا کہ آیا وہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو گئی تھی اس نے کہا نہیں۔ اس نے کہا کیا وہ ذکر مصائب کیا کرتی تھی؟ اس نے کہا نہیں، انہوں نے دریافت کیا آیا وہ مجلس عزا برپا کرتی تھی؟ اس نے کہا نہیں! تب وہ لوہار کہنے لگا کہ آپ کس بات کی جستجو میں ہیں؟ ان بزرگ نے اسے اپنا خواب سنایا تو وہ کہنے لگا کہ میری بیوی ہمیشہ زیارتِ عاشورا پڑھا کرتی تھی۔

امام حسینؑ کی زیارت کے خاص اوقات

مؤلف کہتے ہیں کہ ان اوقات کے علاوہ کہ جو ذکر ہوئے ہیں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے دیگر خاص اوقات اور بابرکت شب و روز بھی ہیں جن میں آپ کی زیارت کرنا افضل ہے خصوصاً وہ دن اور راتیں جو حضرت کے ساتھ نسبت رکھتی ہیں۔ مثلاً روز مباہلہ، آیہ "ھَلْ اَتیٰ" کے نزول کا دن، آپ کی ولادت کی رات اور جمعہ کی راتیں ہیں۔ جیسا کہ ایک روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ ہر شب جمعہ میں امام حسین علیہ السلام پر نظر کرم فرماتا ہے اور تمام نبیوں اور ان کے وصیوں کو آپ کی زیارت کرنے کے لیے بھیجتا ہے۔ ابن قولویہؒ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جو شخص شب جمعہ میں روضۂ امام حسینؑ کی زیارت کرے تو وہ ضرور بخشا جائے گا اور وہ دنیا سے مایوسی و شرمندگی کی حالت میں نہیں جائے گا اور جنت میں اس کا گھر امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ہو گا۔ اعمش کی خبر میں آیا ہے کہ اس کے ہمسائے نے اس سے کہا، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آسمان سے اوراق گر رہے ہیں جن پر ہر اس شخص کے لیے امان نامہ لکھا ہوا ہے جو شب جمعہ میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے۔ آئندہ صفحات میں کاظمین کے اعمال کے ذیل میں حاجی علی بغدادی کی حکایت میں اس امر کی طرف اشارہ کیا جائے گا اور ان اوقات زیارت کے علاوہ دیگر بہترین اوقات کا ذکر بھی آئے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ لوگوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا کوئی ایسا وقت ہے جو دوسرے اوقات سے بہتر ہو؟ آپ نے فرمایا، حضرت کی زیارت ہر وقت اور زمانے میں کرو کہ آپ کی زیارت ایک عمل خیر ہے جو اس کو جتنا زیادہ بجا لائے گا وہ اتنی ہی زیادہ نیکی حاصل کرے گا اور جو اسے کم بجا لائے گا وہ کم نیکی حاصل کرے گا۔ پس تم کوشش کرو کہ حضرت کی زیارت ان بابرکت اوقات میں کرو جن میں اعمالِ خیر کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ انہی مبارک اوقات میں ملائکہ آسمان سے اتر کر حضرت کی زیارت کرتے ہیں، لیکن ان اوقات کے لیے کوئی زیارت مخصوصہ منقول نہیں ہے۔ البتہ تین شعبان کہ جو امام حسین علیہ السلام کا یوم ولادت ہے اس کے لیے ناحیہ مقدسہ سے ایک دعا صادر ہوئی ہے جو اس دن پڑھنا چاہیئے اور ہم وہ دعا شعبان کے اعمال میں نقل کر آئے ہیں یہ بھی جاننا چاہیئے کہ حضرت کی زیارت کربلائے معلیٰ میں پڑھنے کے علاوہ دوسرے

Presented by www.ziaraat.com

شہروں میں پڑھنے کی بھی بڑی فضیلت ہے، اس ضمن میں یہاں ہم صرف دو روایتیں نقل کرتے ہیں جو الکافی، تہذیب اور الفقیہ میں آئی ہیں۔

پہلی روایت

ابن ابی عمیر نے ہشام سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے جس کا راستہ دُور دراز ہو اور اس کے گھر سے ہمارے مزاروں تک سفر زیادہ ہو تو وہ اپنے مکان کی سب سے اونچی چھت پر جاتے اور دو رکعت نماز بجا لا کر ہماری قبروں کی طرف اشارہ کرتے ہُوئے ہم پر سلام بھیجے تو یقیناً اس کا سلام ہم تک پہنچ جاتا ہے۔

دوسری روایت

حنان ابن سدیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ اے سدیر! آیا تم ہر روز قبر حسینؑ کی زیارت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں کہ مَیں آپ پر قربان ہو جاؤں! اس پر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ کس قدر جفا کار ہو۔ کیا ہر جمعہ کو زیارت کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ نہیں! آپ نے فرمایا کیا ہر ماہ زیارت کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ نہیں! آپ نے فرمایا تو کیا ہر سال زیارت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کچھ سال ایسے تھے جن میں مَیں نے زیارت کی ہے۔ تب آپ نے فرمایا کہ اے سدیر! تم لوگ امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کیسی جفا کرتے ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ خدائے تعالیٰ نے بیس ہزار فرشتے مقرر کیے ہیں اور تہذیب و فقیہ میں ہے کہ وہ دس ہزار فرشتے ہیں کہ جن کے بال بکھرے ہوئے اور خاک آلود ہیں۔ وہ حضرت پر گریہ کرتے ہیں۔ آپ کی زیارت کرتے ہیں اور کبھی سست نہیں ہوتے۔ پس اے سدیر! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ہر جمعہ کو پانچ مرتبہ اور ہر دن میں ایک مرتبہ روضۂ امام حسین علیہ السلام کی زیارت نہیں کرتے؟ میں نے عرض کی کہ آپ پر فدا ہو جاؤں! ہمارے اور حضرت کے روضہ کے درمیان کئی فرسخ کا فاصلہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر کی چھت پر جاؤ پھر دائیں بائیں نظر کرو اپنا سر آسمان کی طرف بلند کرو اور حضرت کے روضۂ اقدس کی سمت اشارہ کر کے کہو "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ" پس اس سے

تمہارے لیے ایک زیارت لکھی جائے گی اور وہ زیارت حج و عمرہ کے برابر ہوگی، سدیر کا بیان ہے کہ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ میں مہینے میں بیس مرتبہ سے بھی زیادہ یہ عمل کیا کرتا تھا۔

اضافی بیان ـــ قبر حسینؑ کی خاک کے فوائد

جاننا چاہیئے کہ ایسی بہت سی روایات آئی ہیں کہ جن کے مطابق امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی خاک میں سوائے موت کے ہر تکلیف اور مرض کیلیے شفا ہے۔ اس میں ہر بلا و مصیبت سے امان اور ہر خوف و خطر سے تحفظ کی تاثیر ہے، اس سلسلے میں اخبار و روایات متواتر ہیں اور اس مقدس خاک کی جو کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ یہاں ان سب کا ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ میری کتاب فوائد الرضویہ کہ جو علماء امامیہ کے حالات میں ہے۔ میں نے اس میں محدث جلیل القدر آقا سید نعمت اللہ جزائری کے حالات میں لکھا ہے کہ انہوں نے حصولِ علم میں بڑی زحمت اٹھائی اور بہت تکالیف برداشت کی ہیں۔ آغازِ تعلیم میں چونکہ ان میں چراغ کے خریدنے کی سکت نہ تھی لہٰذا وہ چاند کی چاندنی میں بیٹھ کر لکھتے پڑھتے تھے، چاندنی میں بیٹھ کر اتنا زیادہ لکھنے پڑھنے کے نتیجے میں انکی آنکھوں کی بینائی کمزور ہو گئی۔ چنانچہ وہ اپنی بینائی کی بحالی کے لیے امام حسین علیہ السلام کی قبر شریف کی خاک اور عراق میں واقع دیگر ائمہ معصومین علیہم السلام کی قبور کی خاک بطور سرمہ استعمال فرماتے تھے پس اس خاک کی برکت سے ان کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی میں نے لکھا ہے کہ ہمارے زمانے کے لوگ جو کفار و مشرکین کے ساتھ معاشرت رکھتے ہیں، ممکن ہے وہ اس کرامت پر تعجب کریں۔ حالانکہ کمال الدین دمیری نے حیات الحیوان میں تحریر کیا ہے کہ اژدہا جب ہزار سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی آنکھیں بے نور ہو جاتی ہیں، تب خدائے تعالیٰ اسے یہ سوجھ عطا کرتا ہے کہ وہ اپنے اندھے پن کو دُور کرنے کے لیے اپنی آنکھیں رازیانج (ایک قسم کی گھاس) پر ملے، اس وقت وہ اژدہا اندھا ہونے کے باوجود بیابان سے نکل کر ان باغوں اور جگہوں کی طرف جاتا ہے۔ جہاں رازیانج گھاس پیدا ہوتی ہے۔ پس وہ طویل راہیں طے کر کے اس گھاس کے پاس پہنچتا اور اپنی آنکھیں اس پر ملتا ہے تو اس کی بینائی پلٹ آتی ہے۔ اس بات کو زمخشری وغیرہ نے بھی نقل کیا ہے، ہاں اگر خدائے قدیر نے ایک گھاس میں یہ تاثیر رکھی ہے کہ اندھا اژدہا اس کی تلاش میں جائے تو اس کی آنکھیں پھر سے روشن

Presented by www.ziaraat.com

ہو جائیں تو اس میں کیا تعجب ہو سکتا ہے کہ فرزندانِ رسول جو خدا ہی کی راہ میں مارے گئے ہیں ان کی قبور کی خاک میں وہ تمام بیماریوں کی شفا قرار دے اور ان کو برکات دینے والی بنا دے تاکہ محبانِ اہلِ بیتؑ ان سے فائدہ اٹھائیں اور آرام و راحت حاصل کریں۔ یہاں ہم اس مضمون کی چند روایات نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

پہلی روایت

اس روایت میں کہا گیا ہے کہ جنت کی حوریں جب دیکھتی ہیں کہ کوئی فرشتہ کسی مقصد سے زمین پر جا رہا ہے تو وہ اس سے عرض کرتی ہیں کہ ان کے لیے قبرِ حسینؑ سے خاکِ شفا اور تسبیح بطور سوغات لے کر آئے۔

دوسری روایت

معتبر سند کے ساتھ منقول ہے کہ ایک شخص نے بیان کیا: امام علی رضا علیہ السلام نے میرے لیے خراسان سے کچھ چیزیں ایک پوٹلی میں باندھ کر بھیجیں، میں نے اسے کھولا تو اس سے کچھ خاک نکلی تب میں نے اسے لے کر آنے والے آدمی سے پوچھا کہ یہ کیسی خاک ہے؟ اس نے کہا یہ امام حسین علیہ السلام کی قبر شریف کی خاک ہے۔ امام علی رضا علیہ السلام جب بھی کسی کی طرف کوئی چیز یا کپڑا وغیرہ بھیجتے ہیں تو یہ خاک بھی اس کے ساتھ رکھ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ خدا کے اذن و مشیت سے یہ خاک بلاؤں سے امان کا ذریعہ ہے

فہرست

سخن ناشر	3
مقدمہ	5
نبوت کا نورانی شجرہ	10
خدا کا خون	12
عظیم سوگ اور مصیبت عظمیٰ	15
ظلم اور ظالم سے نفرت اور اس پر لعنت کرنا	21
قتل عام کرنے اور اس کی بنیاد فراہم کرنے والے	26
خون و تلوار کی ولایت	31
کربلا کا انتقام، حسین زمان کے ساتھ	36
تقرب کی سب سے پہلی شرط، برائت ہے	39
آل محمد اور زندگی و شہادت کا راستہ	44
بنی امیہ، شجرۂ ملعونہ	48
دوستی اور دشمنی خدا کے ساتھ تقرب کا ذریعہ	53
پیمان و عہد کی تجدید اور میثاق کی تحکیم	58
سچے عاشقوں کا مقام، صبر و رضا کی منزل ہے	62

Presented by www.ziaraat.com

زیارت عاشورا

عاشورا کے دن زیارت امام حسینؑ	65
زیارت عاشورا کے بعد کی دعا	73
زیارت عاشورا کے فوائد	79
امام حسینؑ کی زیارت کے خاص اوقات	83
اضافی بیان۔ قبر حسینؑ کی خاک کے فوائد	85

Presented by www.ziaraat.com